تجرباتی ایڈیشن

درسی کتاب

4

اسلامیات

جماعت چہارم

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کے مطابق

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

مسجد قباء۔ مدینہ منورہ

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

درسی کتاب

اسلامیات

جماعت چہارم

یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

پبلشرز

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

CamScanner

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق اور قومی نظر ثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں۔ منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ لیٹر نمبر : SO (Acad:) 2-1/2021/2289-93 مورخہ 14 اکتوبر 2021ء این او سی نمبر 287-89/CB مورخہ 17/12/2021 دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ۔ یہ درسی کتاب بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ نے سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس کے لئے طبع کی ہے۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

زیر نگرانی محمد رفیق طاہر جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر

قومی نصاب کونسل، وفاقی وزارت تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

تجرباتی ایڈیشن

مصنف:

معظم ادریس

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

ڈاکٹر فخر الزمان پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

شہزادہ نعیم بابر ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم، بلوچستان کوئٹہ

شبانہ شاہین نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ، ایبٹ آباد خیبر پختونخوا

عبدالعزیز محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان

شائستہ خاتون فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد

عظمیٰ حمید فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد

ڈاکٹر سلمان شاہد فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد

ایمن شریف وفاقی تعلیمی ادارہ جات کینٹ / گیریژن ڈائریکٹوریٹ، راولپنڈی

ڈیسک آفیسر: منصورہ ابراہیم قومی نصاب کونسل تکنیکی معاونت: نگہت لون، اسفندیار خان، جعفر خان ترین کوآرڈینیٹر: محمد سرفراز احمد

کمپوزر: اختر خان ڈیزائنر: بشارت احمد، شہباز جبار ایڈیٹر اینڈ ڈیزائننگ: انعام خان کاکڑ

اراکین صوبائی جائزہ کمیٹی

شہزادہ نعیم بابر۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ مہوش عمران۔۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ، صفیہ نثار۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ غلام دستگیر۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ ۔ جہانگیر خان۔ ماہر مضمون ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ . نجمہ کاکڑ۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ ڈاکٹر عزیزہ خان۔ (ڈپٹی ڈائریکٹر) بلوچستان اسسمنٹ اینڈ ایگزامینیشن کمیشن۔ ڈاکٹر قاری عبدالرشید۔ (مہتمم) جامعہ البنات بلوچستان کوئٹہ مفتی عبدالطاہر۔ (لیکچرر)۔ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ، پروفیسر محمد شفیق۔ (اسسٹنٹ پروفیسر) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ سائنس کالج کوئٹہ۔ عبدالجبار مخلص۔ (جے۔وی۔ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول، ڈاکٹر عیسی محلہ۔ چمن سعید احمد مغل۔۔ (ایس۔ایس۔ٹی) گورنمنٹ ہائی سکول قلات، امیر حمزہ۔ (جے۔وی۔ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول خاران، مفتی محمد سلیم۔ (اسسٹنٹ پروفیسر) گورنمنٹ پوسٹ، گریجویٹ سائنس کالج کوئٹہ، سعید احمد۔ (جے۔وی۔ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ ڈکی , محمد انور۔ (جے۔وی۔ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ لورالائی فریال پرویز (ایس۔ایس۔ٹی) گورنمنٹ گرلز مشن ہائی سکول کوئٹہ

نگران طباعت: کلیم اللہ کاکڑ (ماہر مضمون:) پرنٹر: پیراڈائم پرنٹرز لاہور

اپیل

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شدہ نصاب کی روشنی میں درسی کتب کی اشاعت کو یقینی بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ یہ درسی کتب ماہرین تعلیم، محققین اور ماہرین مضمون کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ تاہم ہماری مسلسل کوششوں کے باوجود ممکنہ یا غیر ارادی غلطیوں کو رد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ معیاری درسی کتب کی تیاری اور بہتری کے عمل میں اصلاح کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے۔

لہذا درسی کتب کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تمام بلاواسطہ یا بالواسطہ شرکاء جیسے طلباء، والدین، اساتذہ اور معاشرے کے نمائندگان کی (Feedback) کے حصول کے لیے بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے باقاعدہ (Feedback and Review Mechanism) قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعے تمام آراء و تجاویز کو ٹیکسٹ بک بورڈ کے حال ہی میں قائم کردہ تحقیقی مرکز کو ارسال کیا جائے گا تاکہ تحقیقی مرکز میں موجود ماہرین ان کا تجزیہ کر کے انہیں درسی کتب کے معیار میں مجموعی اور ہمہ پہلو بہتری لانے کے لیے استعمال کر سکیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ مذکورہ تحقیق پر مبنی تجزیہ کے ذریعے درسی کتب کے معیار میں مجموعی اور ہمہ پہلو بہتری آئے گی۔ مطلوبہ (Feedback) مندرجہ ذیل طریقوں سے دی جا سکتی ہے۔ درسی کتب کی سکولوں میں ترسیل کے بارے میں بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

1۔ ویب سائٹ: www.btbb.com.pk
2۔ آفیشل ویب: "btbb official"
3۔ ای میل: btbb_quetta@yahoo.com
4۔ فون: 081-2470501-2470503

ڈاکٹر گلاب خان خلجی
چیئرمین
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ۔

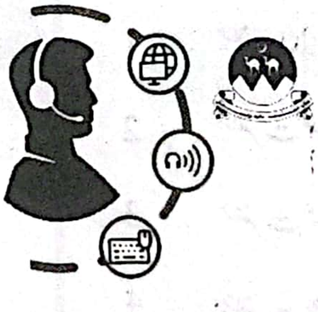

محکمہ تعلیم
حکومت بلوچستان
کا تعلیمی نظام سے
متعلق شکایات
کے ازالے کا نظام

www.emis.gob.pk
یاد رکھیں باشعور معاشرے اپنے تعلیمی وسائل ضائع نہیں کرتے
Performance Management System

شکایات درج کروانے کیلئے کال کریں
081 111 098 765

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
	بابِ اوّل۔ قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	
ا	ناظرۂ قرآن مجید	1
ب	حفظ قرآن مجید	2
ج	حفظ و ترجمہ	4
د	حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	6
ہ	دعائیں (زبانی)	8
	باب دوم۔ ایمانیات و عبادات	
	الف: ایمانیات	
1	فرشتوں پر ایمان	11
2	آسمانی کتابوں پر ایمان	15
	ب: عبادات	
1	روزہ (صوم)	19
2	حقوق اللہ	23
3	تلاوت قرآن مجید	27
	باب سوم۔ سیرت طیّبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	
1	نزولِ وحی کا واقعہ	31
2	دعوت و تبلیغ	35
3	ہجرت حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)	39
4	شعبِ ابی طالب	44
5	عام الحُزن	48
6	سفرِ طائف	52
	باب چہارم۔ اخلاق و آداب	
1	سادگی	56
2	آدابِ مجلس	60
3	وقت کی پابندی	64
	باب پنجم۔ حسن معاملات و معاشرت	
1	دیانت داری	68
2	حقوق العباد (خدمت خلق)	72
3	وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)	76
	باب ششم۔ ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام	
1	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	80
2	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	84
3	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	88
4	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	92
	باب ہفتم۔ اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	
1	صفائی کی ضرورت و اہمیت	96
2	پانی کی اہمیت	100
	فرہنگ	104

CamScanner

باب اوّل **قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ**

(ا) ناظرہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قرآن مجید کے پارہ نمبر 9 تا 18 کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔
- دوران تلاوت مخارج اور رموز اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

اس جماعت میں آپ پارہ نمبر 9 تا 18 (10 پارے) ناظرہ قرآن مجید پڑھیں گے۔

9 قَالَ الْمَلَأُ	14 رُبَمَا
10 وَاعْلَمُوْٓا	15 سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ
11 يَعْتَذِرُوْنَ	16 قَالَ أَلَمْ
12 وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ	17 اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ
13 وَمَآ أُبَرِّئُ	18 قَدْ أَفْلَحَ

سرگرمیاں

- روزانہ کم از کم ایک رکوع صحیح تلفظ، تجوید اور روانی کے ساتھ دہرائیں اور والدین کو سنائیں۔
- کسی مشہور قاری کی آواز میں پارہ نمبر 9 تا پارہ نمبر 18 میں سے ایک یا دو رکوع کی قرات سنیں تا کہ آپ کا تلفظ درست ہو سکے۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھائیں اور طلبہ کے درمیان ناظرہ قرآن مجید کے مقابلے منعقد کروائیں اور بہتر کارکردگی دکھانے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے کسی معروف قاری کی آواز میں طلبہ کو مجوزہ پاروں کی قرأت سنوائیں۔

CamScanner

(ب) حفظ قرآن مجید

حاصلات تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دی گئی سورتوں کو حفظ کر سکیں۔ (سورۃ الماعون، سورۃ الکافرون اور سورۃ اللہب)
- قرآن مجید کی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں اور انھیں نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

"تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا" (صحیح مسلم، حدیث: 1874)

CamScanner

سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

سُوْرَۃُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلٰى نَارًا
ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

سرگرمیاں

- دی گئی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ بار بار دہرائیں۔
- سبق میں دی گئی سورتیں یاد کر کے اپنے والدین کو سنائیں۔
- طلبہ سورتیں خود بھی یاد کریں اور اپنے ساتھیوں کی بھی مدد کریں۔

- طلبہ کو پہلے سے حفظ کردہ سورتوں کا اعادہ کروایا جائے اور قرأت کی درستی کے لیے مذکورہ بالا سورتیں کسی معروف قاری کی آواز میں سنوائیں۔
- طلبہ کے مابین مقابلہ حسن قرأت کروائیں اور بہتر کارکردگی والے طلبہ کو انعامات دیے جائیں۔

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلات تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دیے گئے کلمات کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنی و مفہوم کو جان کر انھیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔
- سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا ترجمہ یاد کر سکیں۔

مزید جانیے!

قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت، سورۃ البقرہ ہے اور سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر ہے۔

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿1﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿2﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿3﴾

اے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہم نے تم کو کوثر (یعنی بہت زیادہ بھلائی) عطا فرمائی ہے۔

تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

تسبیحات و کلماتِ نماز

نماز کی حالت میں رکوع کے دوران تین مرتبہ یہ کلمات ادا کریں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی حالت کو قومہ کہتے ہیں۔

قومہ کی حالت میں جو کلمات ادا کیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اس کی تعریف بیان کی۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! سب تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں۔

سجدہ میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

مزید جانیے!

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت کو جلسہ کہتے ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو اونچی شان والا ہے۔

سرگرمیاں

- دیے گئے کلمات کو یاد کریں اور انہیں ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- ان کلمات کو یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اہم کلمات صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کروائیں اور ان کلمات کے معنی و مفہوم سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے والدین سے نماز کا طریقہ سیکھیں۔

CamScanner

(د) حدیث نبوی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پانچ مختصر صحیح احادیث کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- ان احادیث کو سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی میں جو کام کیے یا جو باتیں ارشاد فرمائیں اُن کو حدیث کہتے ہیں۔ اس سبق میں آپ پانچ حدیثیں پڑھیں گے اور اُن کا معنی و مفہوم سمجھیں گے۔

یاد رکھیے

اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کو جاننا ضروری ہے۔

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی، حدیث: 1955)

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7376)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6056)

CamScanner

إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔

ترجمہ: تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو اچھے اخلاق والا ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث:3759)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔

(صحیح مسلم، حدیث:172)

سرگرمیاں

- تین احادیث پر مشتمل خوب صورت چارٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- روزانہ طلبہ اسمبلی میں ایک حدیث مع ترجمہ سنائیں۔

- طلبہ کو حدیث کے بارے میں مزید معلومات مہیا کریں۔
- احادیث کے مفہوم کو عملی زندگی سے مثالیں دے کر واضح کریں۔

CamScanner

(ہ) دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دی گئی دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3829)

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر کام کی دعا سکھائی ہے۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کو پڑھنا برکت اور حفاظت کا باعث ہے۔ اس لیے آپ ان کو اپنی عادت کا حصہ بنائیں۔

سونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰی۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام سے زندہ ہوتا ہوں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

جاگنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

CamScanner

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں برے جنات مذکر مؤنث سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری، حدیث: 6322)

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ۔

ترجمہ: (اے اللہ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ (مسند احمد، حدیث: 505)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 772)

CamScanner

یاد رکھیے!

دعا مانگنا پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 772)

سرگرمیاں

- سبق میں شامل تمام دعائیں شوق اور لگن سے یاد کریں اور ان دعاؤں کو موقع کی مناسبت سے پڑھنے کی مشق کریں۔
- روزمرہ زندگی کی اہم دعاؤں کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں لگائیں۔
- دعائیں یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔
- بیت الخلاء میں طہارت وصفائی کا خیال رکھیں اور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنائیں۔

- طلبہ کو یہ دعائیں یاد کروائیں اور سنت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی میں ضرور پڑھیں۔

ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

(1) فرشتوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- مشہور فرشتوں کے نام جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔

مزید جانیے!

حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب روح الامین ہے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمے جو کام لگا رکھے ہیں، اُن کو پوری ذمہ داری سے انجام دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ (سورۃ التحریم، آیت: 6)

ترجمہ: (فرشتے) کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔

فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، کتابوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ضروری ہے اُسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

مشہور فرشتوں کے نام اور کام درج ذیل ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام: نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی) لے کر آتے تھے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام: یہ بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام: یہ قیامت کے روز صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام: یہ مخلوق کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔ ان کو ملک الموت (موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔

CamScanner

اس کے علاوہ دیگر اہم فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

کراماً کاتبین: کراماً کاتبین کا مطلب ہے معزز لکھنے والے۔ یہ فرشتے انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔ دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں اور بائیں طرف والا برائیاں لکھتا ہے۔

منکر نکیر: انسان کے مرنے کے بعد جو فرشتے قبر میں سوال کرتے ہیں اُن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔

محافظ فرشتے: اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کے لیے اُس کے آگے اور پیچھے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اُس کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔

فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں۔

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اور جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب اسی کے (مملوک اور اُسی کا مال) ہیں۔ اور جو (فرشتے) اُس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔

(سورۃ الانبیاء، آیت: 19)

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا:

الف۔ مٹی سے
ب۔ آگ سے
ج۔ نور سے
د۔ پانی سے

ب۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں:

الف۔ انسان
ب۔ حیوان
ج۔ فرشتے
د۔ جن

ج۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم ہے:

الف۔ اللہ تعالیٰ کو
ب۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو
ج۔ اولیائے کرام رحمہم اللہ کو
د۔ کسی کو بھی نہیں۔

د۔ انسان کے دائیں طرف والا فرشتہ لکھتا ہے:

الف۔ رزق
ب۔ بارش
ج۔ برائیاں
د۔ نیکیاں

ہ۔ انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:

الف۔ محافظ فرشتے
ب۔ منکر نکیر
ج۔ رحمت کے فرشتے
د۔ کراماً کاتبین

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

CamScanner

2- کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
حضرت جبریل علیہ السلام	صور پھونکنا
حضرت میکائیل علیہ السلام	روح نکالنا
حضرت اسرافیل علیہ السلام	نبیوں کی طرف وحی لے کر آنا
حضرت عزرائیل علیہ السلام	بارش اور روزی پہنچانا

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرشتے کن چیزوں کے محتاج نہیں ہیں؟

ب۔ فرشتے اپنے کام کس طرح انجام دیتے ہیں؟

ج۔ کراماً کاتبین کی ذمہ داریاں لکھیں؟

د۔ فرشتوں کے بارے میں قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ فرشتوں کا تعارف لکھیں۔

ب۔ فرشتوں کے طرزِ عمل سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں

- مشہور فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمہ داریوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- کائنات میں ایسی نشانیوں کی فہرست بنائیں جس میں فرشتوں کی خدمات کا اظہار ہوتا ہو۔

- طلبہ کو فرشتوں کے بارے میں مزید معلومات دیں۔
- غزوہ بدر کے حوالے سے فرشتوں کی مدد کے واقعات بچوں کو بتائے جائیں۔

CamScanner

(2) آسمانی کتابوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آسمانی کتابوں پر ایمان کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن نبیوں پر آسمانی کتب اور صحائف نازل ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید کی فضیلت و انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جو کتابیں نازل کیں، اُن کو آسمانی یا الہامی کتابیں کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل کیں۔ بعض انبیا علیہم السلام کو کتابوں کی بجائے صحیفے دیے گئے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو صحیفے دیے گئے ان کا نام صُحفِ ابراہیم ہے۔

یاد رکھیے:

اللہ تعالیٰ کی چھوٹی چھوٹی کتابوں یا ان کے اجزا کو صحیفہ کہتے ہیں۔ صحیفہ کی جمع صحف ہے۔

چار آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

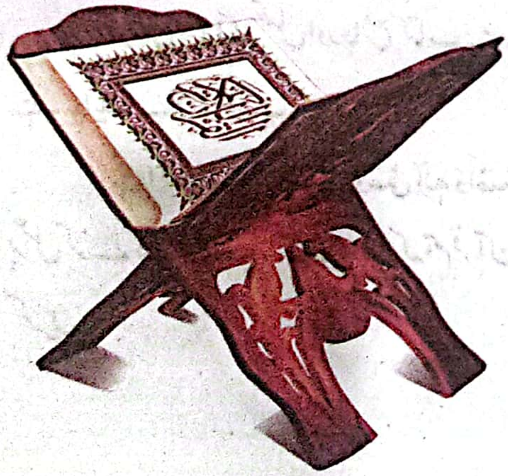

تورات مقدس یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

زبور مقدس یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

انجیل مقدس یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

قرآن مجید یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔

سابقہ کتابوں کی تعلیمات برحق تھیں۔ قرآن مجید ان تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ان کتابوں پر ایمان رکھنا بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 285)

CamScanner

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ عربی زبان میں نازل ہوا۔ قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، وہ کسی خاص زمانے اور علاقے کی طرف بھیجی جاتی تھیں۔ جب کہ قرآن مجید کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○ (سورۃ الحجر، آیت: 9)

ترجمہ: بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

فرمانِ الٰہی!

ترجمہ: (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہلِ عقل نصیحت پکڑیں۔ (سورۃ ص، آیت: 29)

یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اُسی طرح قرآن مجید کے آخری الہامی کتاب ہونے پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اب قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہی تمام انسانوں کی نجات ہے۔

قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں قرآن پاک کی تلاوت کرنے، اس کو یاد کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کریں۔ اس کو پڑھیں، یاد کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں نازل کیں۔

الف۔ نبیوں اور رسولوں پر
ب۔ فرشتوں پر
ج۔ جنوں پر
د۔ عام انسانوں پر

ب۔ آخری آسمانی کتاب ہے۔

الف۔ زبور مقدس
ب۔ تورات مقدس
ج۔ انجیل مقدس
د۔ قرآن مجید

ج۔ تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والی کتاب کا نام ہے۔

الف۔ زبور مقدس
ب۔ تورات مقدس
ج۔ انجیل مقدس
د۔ قرآن مجید

د۔ قرآن مجید کی زبان ہے۔

الف۔ عربی
ب۔ اردو
ج۔ انگریزی
د۔ فارسی

ہ۔ قرآن مجید نازل کیا گیا۔

الف۔ ایک ملک کے لیے
ب۔ ایک قوم کے لیے
ج۔ ایک خطے کے لیے
د۔ دنیا کے سب انسانوں کے لیے

CamScanner

2- کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
تورات مقدس	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
زبور مقدس	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
انجیل مقدس	حضرت موسیٰ علیہ السلام
قرآن مجید	حضرت داؤد علیہ السلام

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟

ب۔ صحیفہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

د۔ قرآن مجید کی آیات سے کون لوگ نصیحت پکڑتے ہیں؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی چند خصوصیات تحریر کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

سرگرمیاں

- آسمانی کتابوں کے نام مع انبیائے کرام علیہم السلام کے نام کا ایک چارٹ بنائیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- عہد نبوی میں قرآن مجید کن کن چیزوں پر لکھا گیا۔ اساتذہ اور والدین کی مدد سے جواب معلوم کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو آسمانی کتابوں کے بارے میں آسان اور سادہ پیرائے میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو یہ حقیقت ذہن نشین کروائیں کہ قرآن مجید ہی واحد آخری آسمانی کتاب ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

CamScanner

(ب) عبادات

(1) روزہ (صوم)

حاصلاتِ تعلم:

س سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- روزے کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- روزے کی اہمیت و فضیلت اور احکام جان سکیں۔
- روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی ترغیب حاصل کر سکیں۔
- رمضان المبارک میں اعتکاف اور شب قدر کی اہمیت جان سکیں۔

وزہ کا معنی و مفہوم

عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کا مطلب ہے: کسی چیز سے رکنا اور اُس کو ترک کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رک جانے اور دیگر خواہشات کو ترک کرنے کا نام روزہ ہے۔

وزے کی اہمیت و فضیلت

روزہ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ روزہ ہر عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جس طرح روزے امت مسلمہ پر ض کیے گئے ہیں، اُسی طرح یہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (سورۃ البقرہ، آیت: 183)

ترجمہ: مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری، حدیث:1896)

روزے کا مقصد انسان کے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرنا ہے۔تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ڈر سے برے کاموں سے بچ جائے۔

قرآن مجید کی رو سے روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔البتہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو، اُسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں رکھنا ضروری ہے۔

روزہ دار کو چاہیے کہ صبح صادق سے پہلے سحری کریں۔اور سورج غروب ہونے کے فوراً بعد افطار کرے۔

روزے کے اجر و ثواب کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:

آدمی کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث:3823)

روزے کے فوائد

- دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے روزے دار کے دل میں غریبوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔
- روزہ بہت سے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
- روزے دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
- رمضان المبارک کا مہینہ معاشرے میں بھائی چارے اور محبت کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے۔
- رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے اور وفات تک آپ کا یہی معمول رہا۔اسی طرح ان دنوں میں لیلۃ القدر کی تلاش بھی کرنی چاہیے۔یہ رمضان المبارک کی آخری پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ اس مہینے میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ افطاری بنانے میں گھر والوں کی مدد کریں اور افطاری کے وقت غریبوں کو بھی یاد رکھیں۔

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ عربی زبان میں روزے کو کہتے ہیں:

(الف) صوم (ب) صلوٰۃ

(ج) زکوٰۃ (د) صدقہ

ب۔ رمضان کے روزے امت مسلمہ پر ہیں:

(الف) مستحب (ب) فرض

(ج) سنت (د) واجب

ج۔ روزہ فرض ہونے کی شرط ہے:

(الف) مال دار ہونا (ب) بالغ ہونا

(ج) طاقت ور ہونا (د) عالم ہونا

د۔ رمضان میں اعتکاف کرنا سنت ہے:

(الف) پہلے عشرے میں (ب) دوسرے عشرے میں

(ج) تیسرے عشرے میں (د) پورے مہینے میں

ہ۔ قرآن مجید کی رو سے روزہ کا مقصد ہے:

(الف) تقویٰ (ب) اخلاص

(ج) سچائی (د) دیانت داری

CamScanner

2۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ شریعت کی اصطلاح میں روزے سے کیا مراد ہے؟

ب۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ رمضان المبارک سے ہمیں کس طرح فائدہ اٹھانا چاہیے؟

د۔ روزے کے دو فوائد لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ روزے کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

ب۔ اعتکاف اور شب قدر کی اہمیت اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- روزے کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا خوب صورت چارٹ بنائیں۔
- افطاری کی تیاری میں گھر والوں کی مدد کریں۔
- اپنے دوستوں/سہیلیوں کے لیے افطاری کا انتظام کریں۔

- طلبہ کے درمیان رمضان المبارک کے فضائل پر مباحثہ کروائیں۔
- رمضان المبارک میں روزے کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے اسمبلی میں بچوں کو آگاہ کریں۔

(2) حقوق اللہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر ان کا شکر ادا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر واستقامت اور توکل کرنے والے بن سکیں۔
- دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں اس کے عادی ہو سکیں۔

حقوق اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق، حقوق اللہ سے مراد وہ باتیں یا کام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس نے انسان کو بہترین شکل وصورت پر پیدا کیا اور سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ سورج، چاند، ستارے سب انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

> قرآنِ حکیم
>
> ترجمہ: وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 29)

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (سورۃ الذاریات، آیت: 56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ انسان زمین پر اس کا بندہ بن کر رہے۔ بندہ ہونے کی حیثیت سے انسان پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق واجب ہیں۔ بندگی کا تقاضا ہے کہ انسان اِن حقوق کو ادا کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اور اُسے ایک مانا جائے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سب عبادات میں شامل ہیں۔

CamScanner

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ اپنے رب کا ہمیشہ شکر ادا کرے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں۔ دل سے اُن کا اعتراف کرے اور زبان سے اُن نعمتوں پر کلمات شکر ادا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا اور اُس کا ذکر کرتے رہنا بھی حقوق اللہ میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی ہر ضرورت کے لیے اُسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اُس کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول تھا کہ ہر مصیبت اور تکلیف پر صبر فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اُسے دور کرنے کے لیے فریاد کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی مشکلات کو دور کرنے والا نہیں ہے۔

نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ غم اور خوشی بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھیں۔ اُس کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ اپنی تمام امیدیں اُسی سے وابستہ رکھیں اور اُسی پر بھروسا کریں۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمھیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3789)

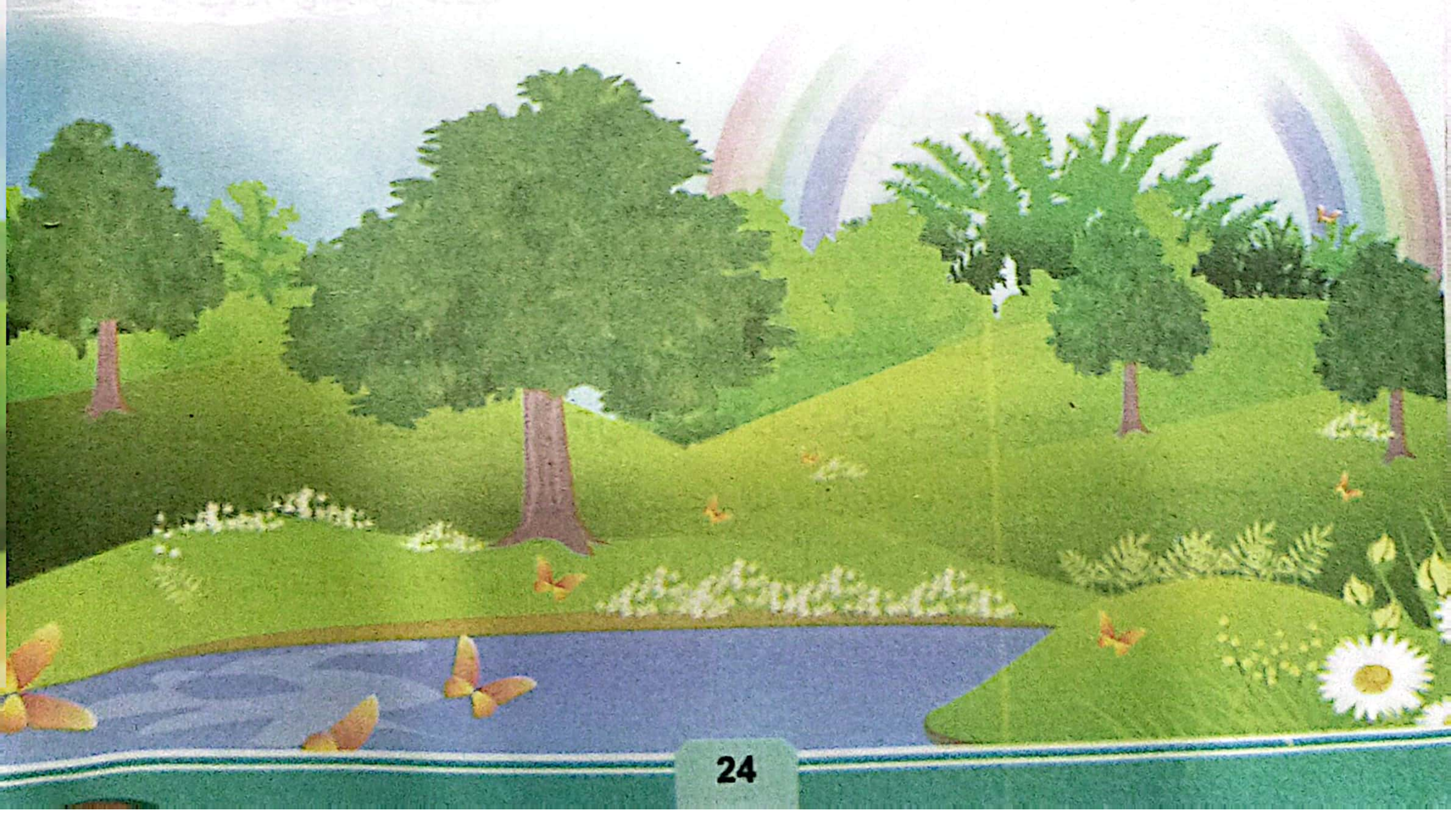

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے بہترین شکل وصورت پر پیدا کیا:

الف۔ انسان کو　　　ب۔ حیوان کو

ج۔ درندوں کو　　　د۔ پرندوں کو

ب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا:

الف۔ سیاحت کے لیے　　　ب۔ عبادت کے لیے

ج۔ کھانے کے لیے　　　د۔ کھیلنے کے لیے

ج۔ دنیا کی ہر چیز پیدا کی گئی:

الف۔ حیوانوں کے لیے　　　ب۔ پرندوں کے لیے

ج۔ فرشتوں کے لیے　　　د۔ انسانوں کے لیے

د۔ حقوق اللہ میں شامل ہے:

الف۔ شکر کرنا　　　ب۔ باتیں کرنا

ج۔ کھیلنا کودنا　　　د۔ سونا جاگنا

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ــــــــــــــــ مانے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستارے سب ــــــــــــــــ کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔

ج۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں ــــــــــــــــ سے اُن کا اعتراف کرے۔

د۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی ______ سے دعا مانگنی چاہیے۔

ہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی ______ دور کرنے والا نہیں ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟

ج۔ اہم عبادات کون سی ہیں؟

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مصیبت اور تکلیف کے وقت کیا معمول تھا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق اللہ کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

ب۔ ہم اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں

- اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔
- سبق میں شامل حقوق اللہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دیگر حقوق کے بارے میں استاد محترم سے معلوم کریں۔

- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں آسان الفاظ میں تفصیل سے آگاہ کریں اور اُن کی ادائیگی کی ترغیب بھی دیں۔
- طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کریں۔ انہیں شکر کرنے کے مختلف طریقے بتائیں اور نماز کی پابندی کی تاکید کریں۔

(3) تلاوتِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آخری الہامی کتاب کے طور پر قرآن مجید کا تعارف جان سکیں۔
- دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے قرآن مجید کی اہمیت، عظمت اور فضائل جان سکیں۔
- تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔
- مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے اُن میں سے بعض پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن کے معنی ہیں کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب، یہ کتاب پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید ساری دنیا کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے۔

ترجمہ: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (سورۃ المزمّل، آیت: 4)

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا۔ (سورۃ القدر، آیت: 1)

قرآن مجید کی تلاوت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت شوق سے کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کثرت سے تلاوت کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ خیال رہے کہ الٓمّٓ ایک حرف نہیں بلکہ الف، لام، میم تین حروف ہیں۔ لہٰذا صرف الٓمّٓ کا لفظ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی، حدیث: 2910)

تلاوتِ قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا" (صحیح مسلم، حدیث: 1874)

تلاوت قرآن مجید کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

- تلاوت شروع کرنے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔
- قرآن مجید پڑھنے سے پہلے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔
- قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرنی چاہیے۔
- تلاوت درست تلفظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔
- تلاوت کے دوران ادھر ادھر کی باتیں نہ کریں۔
- جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور توجہ سے تلاوت سنیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

"وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے" (جامع ترمذی، حدیث:2913)

ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اس کے تمام آداب کا خیال رکھیں۔ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو۔

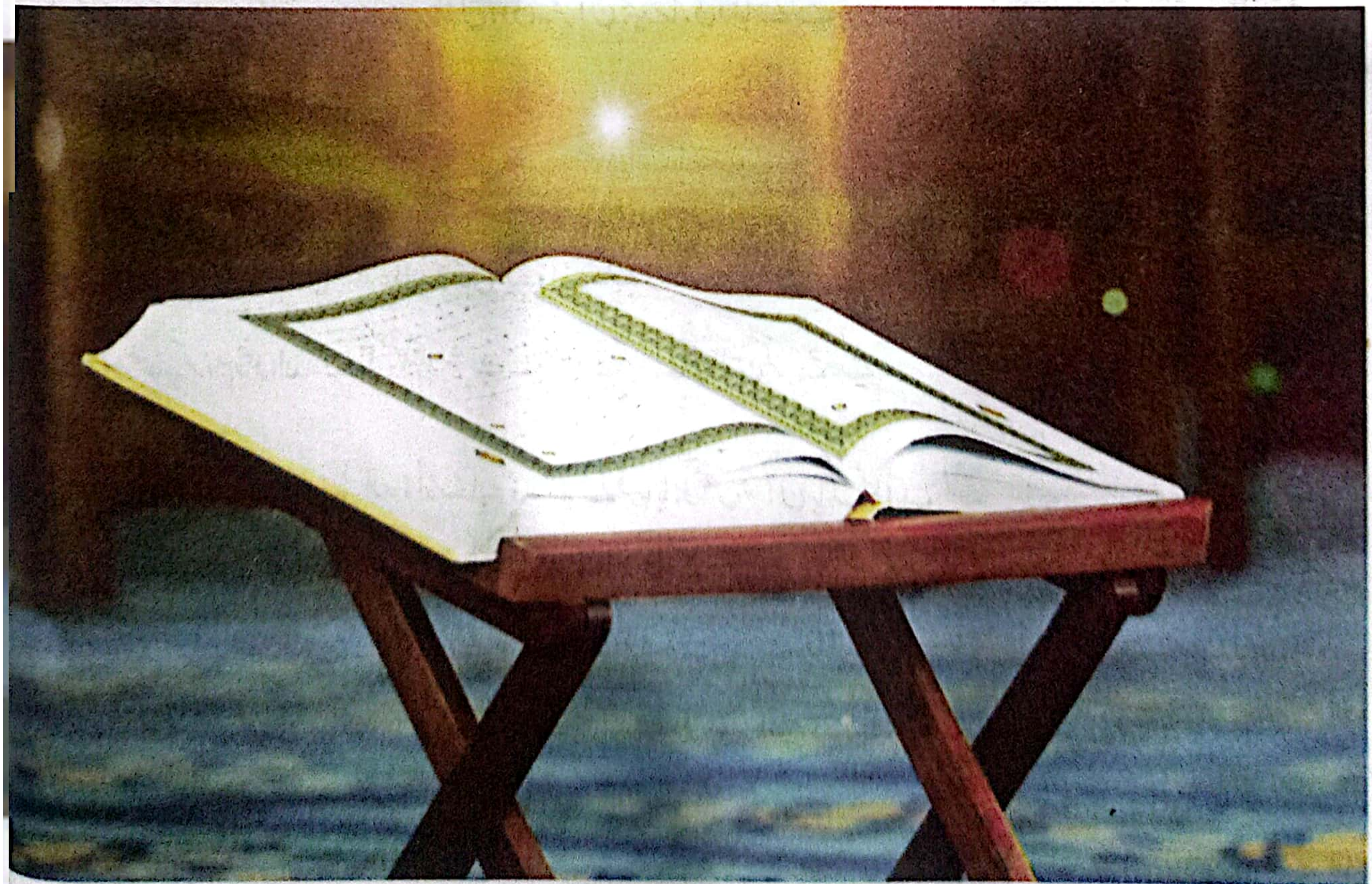

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے:

الف۔ اللہ اکبر　　ب۔ استغفر اللہ

ج۔ تعوذ و تسمیہ　　د۔ سبحان اللہ

ب۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے آخری کتاب ہے:

الف۔ زبور مقدس　　ب۔ تورات مقدس

ج۔ انجیل مقدس　　د۔ قرآن مجید

ج۔ قرآن مجید نازل کیا گیا:

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر　　ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

ج۔ حضرت محمد خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر　　د۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر

د۔ قرآن مجید رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے:

الف۔ ساری دنیا کے لیے　　ب۔ خاص زمانے کے لیے

ج۔ خاص قوم کے لیے　　د۔ خاص علاقے کے لیے

ہ۔ قرآن مجید نازل ہوا:

الف۔ شب قدر میں　　ب۔ شب معراج میں

ج۔ شب عاشورہ میں　　د۔ شب برات میں

CamScanner

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے ________ کر لینا چاہیے۔

ب۔ تلاوت قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ ________ کر کرنی چاہیے۔

ج۔ تلاوت کے دوران ________ کی باتیں نہ کریں۔

د۔ جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور ________ سے تلاوت سنیں۔

ہ۔ نماز کے دوران قرآن مجید کی تلاوت ________ آواز میں کرنی چاہیے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔

ب۔ الٓمّٓ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ ہم پر قرآن مجید کے کون سے حقوق ہیں؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے پانچ آداب تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- قرآن مجید کی تلاوت کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- روزانہ کا تلاوت قرآن مجید کا جدول بنا کر استاد/ والدین کو دکھائیں۔

- طلبہ کو قرآن مجید کے پیغام اور فضائل کے بارے میں تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں۔
- طلبہ کو ناظرہ قرآن مجید کی تدریس کرواتے وقت آداب تلاوت کا خیال رکھا جائے۔

(1) نزولِ وحی کا واقعہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے واقعہ کے متعلق جان سکیں۔
- نزولِ وحی کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار کو جان سکیں۔
- پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عظمتِ کردار (صلہ رحمی، مصیبت زدوں کا بوجھ اٹھانے والے، ناداروں کی مدد کرنے والے، مہمان نواز، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے والے) سے روشناس ہو سکیں۔
- رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کردار کے مذکورہ پہلوؤں کو اپنی زندگی میں اپنا سکیں۔
- سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کی روشنی میں علم کی اہمیت کو جان سکیں۔

جب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہوگئی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غور و فکر کے لیے غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔

ایک دن جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق غارِ حرا میں عبادت اور غور و فکر میں مصروف تھے۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات پڑھنے کو کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ (سورۃ العلق، آیت: 1-5)

ترجمہ: اے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا۔

CamScanner

یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی۔ وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس غیر معمولی واقعہ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر کیا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر لرزہ طاری ہوگیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ "مجھے چادر اوڑھا دو"۔

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اُترا ہے۔ (یعنی اس نے) تمہارے دل پر (القا) کیا ہے تا کہ (لوگوں کو) نصیحت کرتے رہو۔ (سورۃ الشعراء، آیت: 193-194)

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس عظیم واقعہ کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے ساری بات سن کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو تسلی دی اور کہا:

اللہ کی قسم! اللہ آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یقیناً آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) صلہ رحمی کرتے ہیں ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انہیں کما کر دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث:3)

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ اور اُن کو نزول وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔ ورقہ بن نوفل پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔ انھوں نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی ناموس ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس امت کے نبی ہیں اگر میری زندگی نے ساتھ دیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا۔

مزید جانیے!

ناموس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علم ایک ایسا نور ہے جو اچھائی اور برائی کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

CS CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کی غرض سے قیام فرماتے تھے:

الف۔ غارِ حرا میں　　ب۔ غارِ ثور میں

ج۔ کوہِ طور پر　　د۔ جبل رحمت پر

ب۔ نزولِ وحی کے وقت آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

الف۔ تیس سال　　ب۔ چالیس سال

ج۔ پچاس سال　　د۔ ساٹھ سال

ج۔ پہلی وحی کے نزول کا مہینہ ہے:

الف۔ محرم الحرام　　ب۔ رمضان المبارک

ج۔ ربیع الاوّل　　د۔ ذی الحجہ

د۔ ورقہ بن نوفل علم رکھتے تھے۔

الف۔ تورات مقدس کا　　ب۔ زبور مقدس کا

ج۔ قرآن مجید کا　　د۔ تورات مقدس اور انجیل مقدس کا

ہ۔ ناموس سے مراد ہیں:

الف۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام　　ب۔ حضرت جبریل علیہ السلام

ج۔ حضرت میکائیل علیہ السلام　　د۔ حضرت عزرائیل السلام

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ ایک دن آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق عبادت اور ________ میں مصروف تھے۔

ب۔ وحی کا نازل ہونا ایک ________ واقعہ تھا۔

ج۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ________ کو کہا کہ "مجھے چادر اوڑھا دو"

د۔ پہلی وحی میں ________ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ہ۔ حضرت خدیجہ رضہ عنھا کے چچازاد بھائی کا نام ________ تھا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ پہلی وحی میں سورۃ العلق کی کتنی آیات نازل ہوئیں۔

ب۔ سورۃ العلق کی ابتدائی دو آیات کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ ورقہ بن نوفل کون تھے؟

د۔ غارِ حرا میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مصروفیات کیا تھیں؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ نزول وحی کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ب۔ پہلی وحی سے ہمیں کس چیز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، بیان کریں۔

سرگرمیاں

- "علم کی اہمیت" کے موضوع پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اپنی جماعت میں سنائیں۔
- علم کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں آیات واحادیث کا چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو وحی کا معنی ومفہوم سمجھائیں۔
- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ اخلاق کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوشخبری تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔اس لیے ورقہ بن نوفل نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی تصدیق کی۔

CamScanner

(2) دعوت وتبلیغ

حاصلات تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دین اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعوت اسلام کے آغاز میں انداز تبلیغ، مراحل کے بارے میں جان سکیں۔
- سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والوں کے ناموں سے آگاہ ہوسکیں۔
- اسلام کی دعوت کے دوران قریش مکہ کی مخالفت اور رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت قدمی کے بارے میں آگاہ ہوسکیں اور عملی زندگی میں ان کی پیروی کرسکیں۔
- حضرت ابوطالب کے کردار سے آگاہ ہوسکیں۔
- اسلام کے آغاز میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری کو سمجھ سکیں۔

دعوت وتبلیغ کا مفہوم

دعوت وتبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکامِ الٰہی پہنچانا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں اِسی مقصد کے لیے بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو بھی یہی حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

ترجمہ: اے پیغمبر جو ارشادات اللہ کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو۔ (سورۃ المائدہ، آیت: 67)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا اور دعوت وتبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

پہلی وحی کے نزول کے کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر دوسری وحی نازل ہوئی۔ دوسری وحی کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ ابتدا میں جن لوگوں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا۔ اُن کے نام درج ذیل ہیں:

> **مزید جانیے!**
> دوسری وحی میں سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں۔

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابتدا میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دعوت وتبلیغ کا کام رازداری کے ساتھ کیا اور صرف قریبی لوگوں کو ہی دعوت پیش

CamScanner

کی۔ خفیہ تبلیغ کا سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔

اِس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیز و اقارب کا اسلام کی طرف بلانے کا حکم دیا گیا۔

ترجمہ: اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو۔ (سورۃ الشعراء، آیت: 214)

اس حکم کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو کھانے پر بلایا اور اُن کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کے جواب میں صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف دس سال تھی۔

نبوت کا چوتھے سال سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔

مزید جانیے!

خاندان کے لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کے لیے کھانے پر بلانے کو دعوتِ ذوالعشیرہ کہتے ہیں۔

کافروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی دعوت سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب نے ہمیشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا اور ہر طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

جب کفار نے دیکھا کہ اُن کی ہر طرح کی مخالفت کے باوجود اسلام کی دعوت پھیل رہی ہے۔ تو سب مل کر حضرت ابو طالب کے پاس گئے اور کہا: کہ آپ اپنے بھتیجے کو دین کی تبلیغ سے روکیں یا اُن کے اور ہمارے درمیان سے ہٹ جائیں۔ حضرت ابو طالب نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے قریش کا مطالبہ رکھا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی مَیں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ابوطالب نے یہ سن کر فرمایا: بھتیجے! آپ جو چاہیں کریں میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا" اور حضرت ابوطالب نے اپنی آخری سانس تک اس کو نبھایا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقشِ قدم کی پیروی کریں اور راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کریں۔ مشکلات سے گھبرا کر نیکی کا راستہ ترک نہ کریں۔

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا:

الف۔ پہلی وحی کے بعد
ب۔ دوسری وحی کے بعد
ج۔ تیسری وحی کے بعد
د۔ چوتھی وحی کے بعد

ب۔ شروع میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت وتبلیغ کا کام کیا:

الف۔ رازداری سے
ب۔ اعلانیہ
ج۔ رات میں
د۔ دن میں

ج۔ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم کس سورت میں دیا گیا:

الف۔ سورۃ البقرہ میں
ب۔ سورۃ آل عمران میں
ج۔ سورۃ شعراء میں
د۔ سورۃ المدّثّر میں

د۔ خفیہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

الف۔ تقریباً دو سال
ب۔ تقریباً تین سال
ج۔ تقریباً چار سال
د۔ تقریباً پانچ سال

CamScanner

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ـــــــــــــــ کے لوگوں کو کھانے پر بلایا۔

ب۔ قبول اسلام کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ـــــــــــــــ سال تھی۔

ج۔ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار ـــــــــــــــ برداشت کرنا پڑیں۔

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ـــــــــــــــ نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ دعوت وتبلیغ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے نام لکھیں۔

ج۔ حضرت ابوطالب نے کس موقع پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حمایت کا اعلان کیا؟

د۔ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسلام کی دعوت کے مراحل کو بیان کریں۔

ب۔ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں حضرت ابوطالب کا کردار بیان کریں۔

سرگرمیاں

- سیرت کی کوئی کتاب پڑھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ثابت قدمی کے چند واقعات سنائیں۔
- خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کی فہرست بنائیں۔

- طلبہ کو دعوت اسلام کے چند الفاظ یاد کروائیں اور جماعت میں ایک دوسرے کو دعوت دینے کی ترغیب دیں۔
- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر مشکل اور مصیبت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ طلبہ کو مشکلات پر صبر کرنے پر آمادہ کریں۔

(3) ہجرتِ حبشہ (اولیٰ وثانیہ)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ہجرت کا مفہوم سمجھ سکیں اور ہجرت حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔
- مکہ مکرمہ میں اسلام کے ابتدائی سالوں میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی شخصیت کے بارے میں جان سکیں۔
- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ہجرتِ حبشہ سے مراد وہ ہجرت ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف کی تھی۔ حبشہ عرب کے جنوب میں بحیرۂ احمر کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا کہلاتا ہے۔

پہلی ہجرت حبشہ

مزید جانیے!

حبشہ براعظم افریقہ کا ملک ہے۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نبوت کا اعلان کیے ہوئے پانچ سال ہو چکے تھے۔

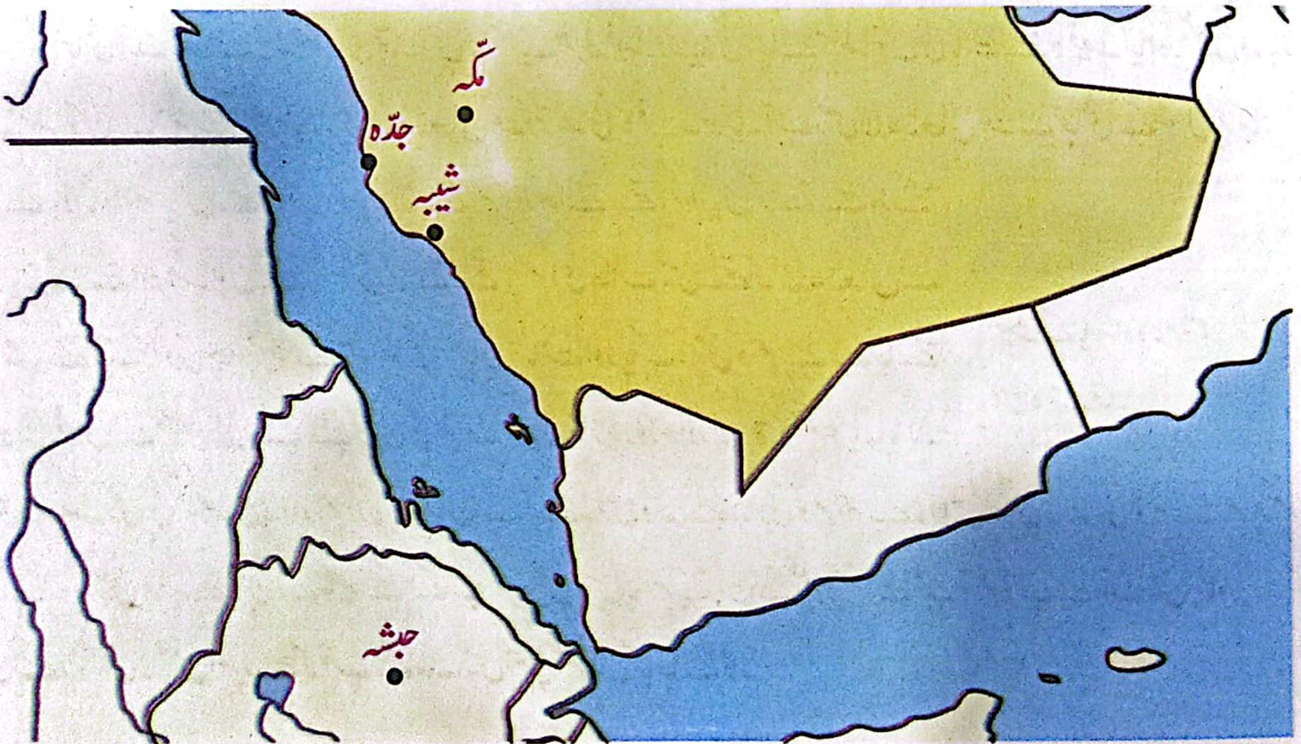

> **فرمانِ الٰہی**
>
> ترجمہ: اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا۔ (سورۃ النساء، آیت: 100)

اس عرصے میں جن لوگوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا ان کو کفار مکہ کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مکہ مکرمہ میں رہنا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ اس صورت حال میں رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ تم لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ وہاں کا بادشاہ نجاشی ایک عادل حکمران ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کا پہلا قافلہ جو بارہ (12) مردوں اور چار (4) عورتوں پر مشتمل تھا۔ اس قافلے کے امیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

دوسری ہجرت حبشہ

حبشہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمان واپس آ گئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ افواہ جھوٹی تھی۔ کفار کے ظلم وستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ نبوت کے ساتویں سال مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس قافلے میں تراسی (83) مرد اور انیس (19) عورتیں شامل تھیں۔ یہ لوگ حبشہ پہنچ کر نہایت سکون واطمینان سے رہنے لگے۔ یہاں وہ آزادانہ طریقے سے عبادات کرتے۔ مشرکین مکہ کے لیے مسلمانوں کا حبشہ میں سکون واطمینان سے رہنا ناقابل برداشت تھا۔ انھوں نے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا۔ یہ وفد دو افراد پر مشتمل تھا۔ وفد نے نجاشی کو کہا کہ یہ لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ اُس نے یک طرفہ فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا اور انھیں دربار میں بلا بھیجا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمانی کا فریضہ سونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

> **یاد رکھیے!**
>
> حبشہ کے بادشاہ کا نام اصحمہ تھا۔ اور نجاشی اس کا لقب تھا۔

"اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتے داریاں توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ اُنھوں نے ہمیں اللہ کے سچے دین کی طرف بلایا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دی۔ اور ہم اُن پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہوگئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم وستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے سزائیں دیں۔ ہم نے اُن کے ظلم وستم سے تنگ آ کر آپ کے ملک میں پناہ لی۔ تا کہ ہم امن سے رہ سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

CamScanner

نجاشی یہ گفتگو سن کر بولا: تمہارے نبی، اللہ کا جو کلام لائے ہیں اس میں سے کچھ سناؤ۔

حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر ان کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ کلام اور انجیل مقدس دونوں ایک ہی چراغ کے نور ہیں۔ یہ کہ کر اُس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہ دیا کہ میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

اس واقعے کے بعد قریش کے نمائندے واپس مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسلمان حبشہ میں امن و سکون اور آزادی سے رہنے لگے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس طرز عمل سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مسجد نجاشی، ایتھوپیا

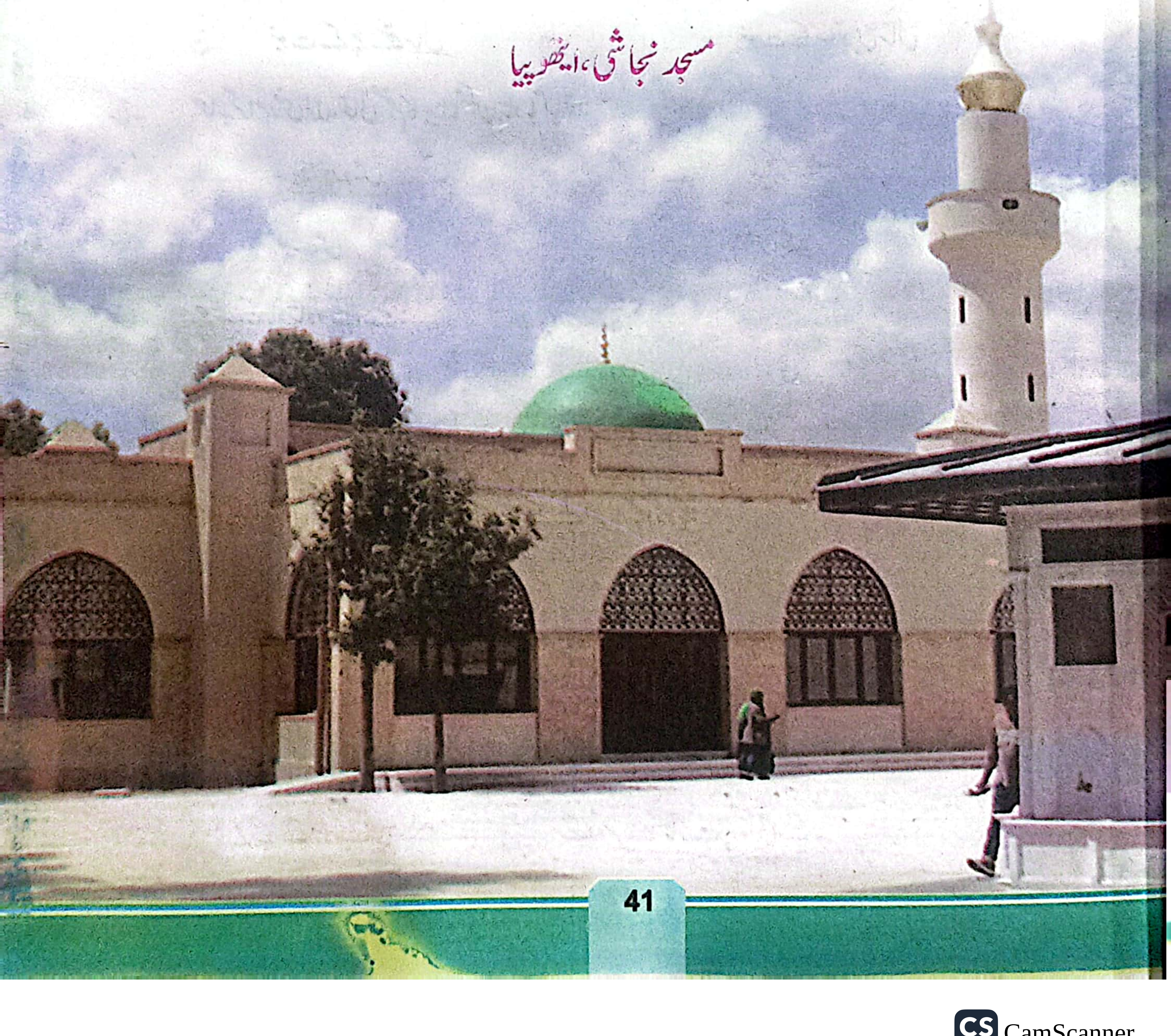

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مسلمانوں نے مکّہ مکرّمہ سے پہلی ہجرت کی:

الف۔ یمن کی طرف　　ب۔ حبشہ کی طرف

ج۔ ایران کی طرف　　د۔ مدینہ کی طرف

ب۔ دوسری مرتبہ ہجرت ہوئی:

الف۔ نبوت کے دوسرے سال　　ب۔ نبوت کے تیسرے سال

ج۔ نبوت کے چوتھے سال　　د۔ نبوت کے ساتویں سال

ج۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جینا ناممکن بنا دیا گیا تھا:

الف۔ مدینہ منورہ میں　　ب۔ مکہ مکرمہ میں

ج۔ حبشہ میں　　د۔ یمن میں

د۔ حبشہ کے بادشاہ کو کہتے تھے:

الف۔ قیصر　　ب۔ کسریٰ

ج۔ نجاشی　　د۔ مقوقس

ہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑ دیا:

الف۔ دین کی　　ب۔ دنیا کی

ج۔ وطن کی　　د۔ مال کی

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ حبشہ عرب کے جنوب میں ________ کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔

ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ گیا تم لوگ ______ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔

ج۔ نجاشی ایک ______ حکمران تھا۔

د۔ مسلمان حبشہ پہنچ کر نہایت سکون اور ______ سے رہنے لگے۔

ہ۔ اہل مکہ کا وفد ______ افراد پر مشتمل تھا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ ہجرت سے کیا مراد ہے؟

ب۔ پہلی ہجرت کے بعد مسلمان مکہ مکرمہ کیوں واپس آئے؟

ج۔ دوسری ہجرت حبشہ میں کتنے لوگ شامل تھے؟

د۔ پہلی ہجرت حبشہ میں قافلے کے امیر کون تھے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ طیار نے نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی اس کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ب۔ ہجرت حبشہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں

- جزیرہ نما عرب کے نقشے کی مدد سے مختلف مقامات (مکہ مکرمہ، حبشہ، طائف، مدینہ منورہ) کی نشان دہی کریں۔
- سبق میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ایتھوپیا کا نقشہ دکھائیں اور اس کے متعلق وضاحت کریں۔
- طلبہ کو سیرت کی کسی بھی کتاب سے ہجرت حبشہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

CamScanner

(4) شعبِ ابی طالب

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- شعبِ ابی طالب کا تعارف حاصل کر سکیں۔
- شعبِ ابی طالب میں حضرت ابو طالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- شعبِ ابی طالب میں محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔
- محصورین کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔

مزید جانیے!

شعبِ ابی طالب کوہِ صفا اور مروہ کے قریب واقع ہے۔

عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شعب کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنو ہاشم کی ملکیت تھی۔ حضرت ابو طالب بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اس لیے اس جگہ کو شعبِ ابی طالب کہتے تھے۔

نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھے سال گزر چکے تھے۔ اس عرصے میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑا۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بڑی تعداد اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ جو نئے لوگ اسلام قبول کر رہے تھے ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر حضرات بھی شامل تھے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ثابت قدمی کے ساتھ دعوت کے کام کو آگے بڑھا رہے تھے۔ اس صورتحال نے کفار کو مزید پریشان کر دیا اور اب انھوں نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ لوگ وادی محصب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انھوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا کہ جب تک حضرت ابو طالب اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے اُس وقت تک نہ ان کے قبیلے میں شادی بیاہ کریں گے، نہ ہی ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے۔ اس قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی تاکہ اس تحریر کی اہمیت ہر کوئی جان لے۔

اس معاہدے کے نتیجے میں حضرت ابو طالب نے اپنے سارے خاندان کو شعب ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ جس طرح مشرکین نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اُس سے بڑھ کر ان دونوں خاندانوں نے رسول اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے باہم عہد و پیمان کیے۔ سب نے اپنے سردار حضرت ابو طالب کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ صرف ابولہب پورے خاندان میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنے خاندان سے الگ ہو کر مشرکین کا ساتھ دیا۔

اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین اُن تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ انھوں نے جگہ

CamScanner

۔ پہرہ لگا دیا تھا تا کہ کوئی شخص بنی ہاشم کو کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کر سکے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو ختوں کے پتے کھانے پڑتے۔ مگر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے ان سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

یہ محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ ایک دن نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کو بتایا ۔ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہے اُسے دیمک نے چاٹ لیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی بچا ہے۔ حضرت ابو طالب قریش و یہ بات بتانے کے لیے حرم میں تشریف لے گئے۔ اُدھر قریش کے کچھ انصاف پسند لوگ بھی یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔ اس نیک کام کی ابتدا ہشام بن عمرو نے کی تھی اور کچھ مزید لوگوں نے اُس کا ساتھ دیا تھا۔ یہ لوگ بھی عین اُسی وقت حرم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے اعلانیہ اس معاہدے کو ختم کرنے کی بات کی۔ دوسری طرف حضرت ابو طالب نے کہا کہ اگر بھتیجے کی بات سچ نہ ہو تو میں اُسے ھارے حوالے کر دوں گا۔ جب خانہ کعبہ کے اندر سے معاہدے کی تحریر کو اتار کر لایا گیا تو واقعی اُس کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا م محفوظ تھا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا اور بنو ہاشم محاصرے سے باہر آ گئے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر مشکل اور مصیبت میں ثابت ندم رہے اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی صورت میں صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

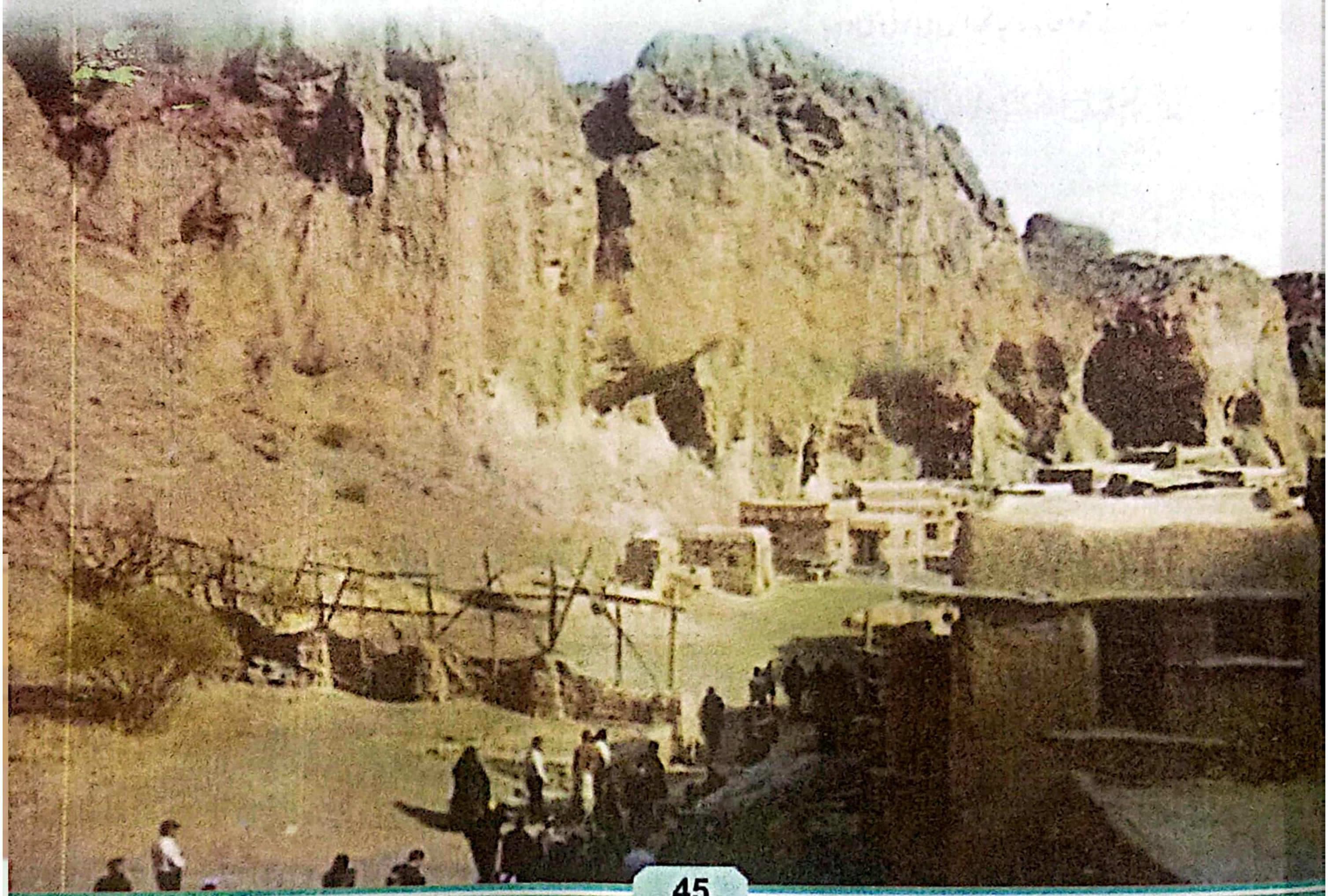

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شعب سے مراد ہے:

الف۔ گھاٹی　　ب۔ چوٹی

ج۔ میدان　　د۔ صحرا

ب۔ شعب ابی طالب ملکیت تھی:

الف۔ بنو ہاشم کی　　ب۔ بنو عدی کی

ج۔ بنو مخزوم کی　　د۔ بنو امیہ کی

ج۔ قریش کے لوگ اکٹھے ہوئے:

الف۔ وادی محصب میں　　ب۔ وادی طائف میں

ج۔ وادی نمرہ میں　　د۔ وادی حنین میں

د۔ یہ محاصرہ جاری رہا:

الف۔ دو سال　　ب۔ تین سال

ج۔ چار سال　　د۔ پانچ سال

ہ۔ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا تھا اسے چاٹ لیا:

الف۔ دیمک نے　　ب۔ چیونٹی نے

ج۔ چھپکلی نے　　د۔ کیڑوں نے

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اس بائیکاٹ کے نتیجے میں ____________ کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ب۔ اس قول وقرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر ____________ کے اندر لٹکا دی گئی۔

ج۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو ____________ کھانے پڑے۔

د۔ محاصرے کو ختم کرنے کی ابتدا ____________ نے کی تھی۔

ہ۔ سب لوگ وادی ____________ میں اکٹھے ہوئے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ بنو ہاشم کے سردار کون تھے؟

ب۔ شعب ابی طالب کا واقعہ کس سال پیش آیا؟

ج۔ قریش نے جو معاہدہ کیا تھا اس کی کوئی سی دو باتیں لکھیں۔

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے محاصرے میں کس طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ شعب ابی طالب کا پس منظر بیان کریں۔

ب۔ شعب ابی طالب میں جو مشکلات پیش آئیں اُن کا خلاصہ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- شعب ابی طالب میں پیش آنے والے واقعات کی مزید تفصیل جاننے کے لیے سیرت طیبہ کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں۔
- مشکل وقت میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے، اسوۂ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آپس میں بات چیت کریں۔

- شعب ابی طالب کا سبق پڑھاتے وقت بچوں کو شعب اور محاصرے کا مفہوم آسان زبان میں بیان کریں۔
- محاصرے اور بائیکاٹ کا مطلب بھی سمجھائیں اور اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو بھی بیان کریں۔

CamScanner

(5) عام الحزن

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عام الحزن کا معنی ومفہوم بیان کرسکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار سے واقف ہوسکیں۔

عربی زبان میں عام کے معنی "سال" کے اور حزن کے معنی "غم" کے ہیں، عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔

مزید جانیے!

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب طاہرہ تھا۔

نبوت کے دسویں سال نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دو عزیز ہستیوں کی جدائی کا غم سہنا پڑا۔ ان میں سے ایک نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب تھے۔ انھوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نہایت محبت وشفقت سے پرورش کی تھی۔ اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان کیا اور اسلام کی طرف بلانا شروع کیا تھا تو انھوں نے زندگی کے آخری دم تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ حضرت ابو طالب کی حمایت کی وجہ ہی سے قریش نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعب ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہوگئی۔ چچا جان کی جدائی نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے حد غم زدہ کر دیا۔

حضرت ابو طالب کی وفات کے کچھ عرصے بعد ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بہت بڑا سہارا تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر دکھ درد میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال واسباب اللہ کی خاطر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دیا تھا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی جس وقت لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔ (مسند احمد، حدیث: 10560)

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

CamScanner

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انھوں نے نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اور ہر مشکل میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی غمگساری کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی نے آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غم میں مزید اضافہ کر دیا۔ لیکن آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی تبلیغ کا کام پھر بھی جاری رکھا۔

عام الحزن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اپنی ذمہ داری کو نبھانا چاہیے جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طرزِ عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں بھی آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تبلیغ کے فرض کو ترک نہیں کیا۔

اگرچہ مکہ مکرّمہ کے لوگوں نے آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا مگر اس کے باوجود آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف جانے کا ارادہ کر لیا۔ یہ آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عزم و ہمت کی دلیل ہے۔

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حزن کے معنی ہیں:

الف۔ غم　　ب۔ خوشی

ج۔ بیماری　　د۔ صحت

ب۔ محاصرے کے فوراً بعد نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عزیز ترین ہستی دنیا سے رخصت ہو گئی:

الف۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ج۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　د۔ حضرت ابوطالب

ج۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اولاد دی:

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے　　ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ج۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے　　د۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

د۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب تھا:

الف۔ طیبہ　　ب۔ طاھرہ

ج۔ زاھدہ　　د۔ عابدہ

ہ۔ عام الحزن کہلاتا ہے:

الف۔ نبوت کا ساتواں سال　　ب۔ نبوت کا دسواں سال

ج۔ نبوت کا گیارھواں سال　　د۔ نبوت کا بارھواں سال

CamScanner

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ عام کے معنی ________ کے ہیں۔

ب۔ قریش کے لوگ حضرت ________ کی وجہ سے انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔

ج۔ حضرت ________ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

د۔ عام الحزن میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ________ ترک نہیں کی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنا عرصہ رہیں؟

ج۔ اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ حضرت ابوطالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کس طرح ساتھ دیا؟

سرگرمیاں

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں مزید مطالعہ کریں اور جماعت میں بحث و مباحثہ کا انعقاد کریں۔
- عام الحزن کے بارے میں کلاس میں گفتگو کریں۔

- طلبہ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پڑھنے کے لیے کوئی کتاب تجویز کریں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ حضرت ابوطالب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔

(6) سفرِ طائف

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفرِ طائف کا مقصد اور طائف کے سرداروں کے رویے کے بارے میں جان سکیں۔
- سفرِ طائف کے واقعات پڑھ کر رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنا سکیں۔

عام الحزن کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تبلیغِ دین کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ طائف عرب کا مشہور شہر ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ بعثت کا دسواں سال تھا۔

اس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سفر پیدل فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ راستے میں جس قبیلے کے پاس سے گزرتے تھے اُسے اسلام کی دعوت پیش کرتے تھے۔

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف پہنچے تو سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں سگے بھائی تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ مگر انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شہر کے عام لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر کوئی شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ نے دعوتِ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔

واپسی پر شہر کے شریر اور آوارہ لڑکوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک باغ میں پناہ لی اور وہیں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ مشکلات دور کرنے کی دعا مانگی۔

مزید جانیے!

طائف کا باغ دو بھائیوں عتبہ اور شیبہ کی ملکیت تھا۔

CamScanner

اس وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انتہائی غم کی کیفیت میں تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اجازت دیں تو اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا جائے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں گے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 3231)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اعلیٰ کردار اور عفو و درگزر کی دلیل ہے۔ طائف والوں کی بدسلوکی پر بھی آپ نے اُن کے خلاف بددعا نہ کی بلکہ فرمایا کہ امید ہے ان کی اولاد ضرور اللہ تعالیٰ کا دین قبول کرے گی۔

سفرِ طائف کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنّت ہے۔ اور زندگی میں پیش آنے والے مشکلات پر صبر کرنا بھی ضروری ہے۔ اسوۂ حسنہ کا تقاضا ہے کہ ہم بھی صبر اور ثابت قدمی جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

مسجد عداس طائف

مشق

۱۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ طائف شہر ہے:

الف۔ مصر کا ب۔ ایران کا
ج۔ عرب کا د۔ حبشہ کا

ب۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بعثت کے دسویں سال تبلیغ دین کے لیے سفر کیا:

الف۔ جدہ کی طرف ب۔ ریاض کی طرف
ج۔ طائف کی طرف د۔ مدینہ منورہ کی طرف

ج۔ سفر طائف میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی تھے:

الف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ د۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ طائف والوں کو حق کی طرف بلاتے رہے:

الف۔ دس دن تک ب۔ بارہ دن تک
ج۔ پندرہ دن تک د۔ اٹھارہ دن تک

ہ۔ طائف، مکہ مکرمہ سے فاصلہ پر ہے:

الف۔ 70 کلومیٹر ب۔ 80 کلومیٹر
ج۔ 90 کلومیٹر د۔ 100 کلومیٹر

CamScanner

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ عام الحزن کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تبلیغ دین کے لیے ______ تشریف لے گئے۔

ب۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر ______ فرمایا۔

ج۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ______ میں پناہ لی۔

د۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کے ______ سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔

ہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے ______ سال طائف کا سفر فرمایا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کیوں فرمایا؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جس باغ میں پناہ لی وہ کس کی ملکیت تھا؟

ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس کیا پیغام لے کر آئے؟

د۔ سفرِ طائف سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ طائف کے لوگوں کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟

ب۔ سفرِ طائف کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں

- والدین اور اساتذہ کی مدد سے وہ دعا تلاش کریں جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سفر طائف کے موقع پر مانگی۔
- سعودی عرب کے نقشہ پر طائف کا شہر تلاش کریں۔

- طلبہ کو اس باغ کے بارے میں بتائیں جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ لی۔
- طلبہ کی توجہ اس جانب مبذول کروائیں کہ محنت کا نتیجہ اگر فوراً نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے۔

CamScanner

اخلاق و آداب

(1) سادگی

حاصلات تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- سادگی کا مطلب اور مفہوم سمجھ سکیں۔
- سادگی اور بناوٹ وتکلف میں فرق سمجھ سکیں۔
- نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہوسکیں۔
- سادگی کے فوائد و ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور نمود و نمائش سے دور رہ سکیں۔

سادگی سے مراد یہ ہے کہ بناوٹ اور تکلف سے پاک زندگی بسر کی جائے اور صرف ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے ۔فضول خرچی اور دکھاوے سے اجتناب کیا جائے۔ سادگی کا متضاد تکلف اور بناوٹ ہے۔تکلف اور بناوٹ کا مطلب ہے اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو آپ نہیں ہیں۔

یاد رکھیے!

اسلام طہارت اور صفائی کا دین ہے اور صاف ستھرا لباس پہننے کی تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ:

ترجمہ: اور نہ مَیں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔ (سورۃ ص، آیت: 86)

اسی طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4161)

ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں بناوٹ اور تکلف سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7293)

CamScanner

اسوۂ حسنہ اور سادگی

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی اعلیٰ اخلاقی صفات کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دنیا کے بہترین انسان ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر کبھی تکلف اور بناوٹ سے کام نہیں لیا۔ جو مل جاتا وہ زیب تن فرما لیتے۔ گھر میں جو چیز کھانے کے لیے میسر ہوتی وہ کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیتے۔ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ فرش پر تشریف فرما ہو جاتے اور کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے۔ ہر طرح کی سواری پر بیٹھ جاتے۔ راہ چلتے کوئی عام آدمی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بات کرنا چاہتا تو بے تکلف اُس کی بات سنتے۔ غریب اور کمزور لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رہنے کے لیے جو گھر تعمیر کیے وہ بھی سادہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو عرب کی بادشاہی عطا کی تھی۔ مگر ایک لمحے کے لیے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہی طرزِ عمل اختیار نہیں کیا۔

فوائد و ثمرات

- سادگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔
- سادگی اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور سہولت پیدا ہوتی ہے۔
- سادگی پر عمل کرنے کی وجہ سے مالی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔
- انسان حرام کمائی سے محفوظ رہتا ہے۔
- سادگی اطمینان اور سکون کا ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ سادگی اختیار کریں اور نمود و نمائش سے اجتناب کریں اور قناعت اختیار کریں۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن سکیں۔

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ بے شک سادگی حصہ ہے:

الف۔ ایمان کا　　ب۔ زندگی کا

ج۔ پڑھائی کا　　د۔ کھیل کود کا

ب۔ سادگی کا متضاد ہے:

الف۔ بناوٹ　　ب۔ بے تکلفی

ج۔ صاف دلی　　د۔ منافقت

ج۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو بادشاہی عطا کی:

الف۔ عرب کی　　ب۔ ایران کی

ج۔ حبشہ کی　　د۔ روم کی

د۔ ہمیں ہمیشہ اختیار کرنی چاہیے:

الف۔ نمود و نمائش　　ب۔ اسراف

ج۔ سادگی　　د۔ تکلف و بناوٹ

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ اسلام طہارت اور ________ کا دین ہے۔

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ________ پر تشریف فرما ہو جاتے۔

CamScanner

ج۔ سادگی اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور ____________ پیدا ہوتی ہے۔

د۔ سادگی پر عمل کرنے کی وجہ سے ____________ پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ہ۔ سادگی ____________ اور سکون کا ذریعہ ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ سادگی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ تکلف اور بناوٹ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کس چیز کا نمونہ تھی؟

د۔ آپ اپنی زندگی میں سادگی کس طرح اپنا سکتے ہیں؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں سادگی کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سادگی کے فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- اپنے کسی رشتہ دار کی شادی بیاہ کی تقریب کا مشاہدہ کریں اور ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ اس میں سادگی کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نہیں۔
- سادگی کے فوائد اور نمود و نمائش کے نقصانات پر مکالمہ تیار کریں۔

- طلبہ کو سادگی کا حقیقی مفہوم اپنے الفاظ میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ میلا کچیلا اور گندہ لباس پہننا سادگی نہیں ہے۔ بلکہ صاف ستھرا لباس پہننا بھی سادگی ہے۔
- طلبہ کو اس بات کی طرف متوجہ کریں کہ زیادہ مہنگے لباس خریدنے کے لیے اپنے والدین کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ جو مل جائے اسے استعمال کر لینا چاہیے۔

(2) آدابِ مجلس

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- مجلس کا مفہوم جان سکیں۔
- مجلس کے آداب سمجھ سکیں۔
- سیرت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آدابِ مجلس کے واقعات جان سکیں۔
- مجلس کے مقاصد اور ان کی اقسام (دینی، خوشی، غمی وغیرہ) کے پیش نظر ان میں شرکت کر سکیں۔

مجلس کے لفظی معنی ''بیٹھنے کی جگہ'' کے ہیں۔ اصطلاح میں مجلس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں لوگ کسی خاص مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔

آدابِ مجلس سے مراد وہ باتیں ہیں جن کا ایسے موقعوں پر خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آداب کا خیال رکھنے کی وجہ سے مجلس میں موجود لوگ تکلیف اور پریشانی سے بچ جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہوتے ہیں۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آدابِ مجلس کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں ہوں تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ادب و احترام کا پورا پورا خیال رکھیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

> **فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ**
>
> **مجلس سے اٹھنے کی دعا:**
> سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (سنن ابی داود، حدیث:4859)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا (سورۃ المجادلۃ، آیت:11)

ترجمہ: مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تم کو کشادگی بخشے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو۔

CamScanner

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مجلسِ نبوی میں نہایت ادب و احترام سے بیٹھتے اور خاموشی اور توجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات کو سنتے۔

مجلس کے چند اہم آداب درج ذیل ہیں۔

- مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے۔
- مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔
- مجلس میں اپنی باری پر گفتگو کرنی چاہیے۔
- مجلس میں دوسروں کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔
- مجلس میں بڑوں کی بات غور سے سننی چاہیے۔
- مجلس میں غیر ضروری طور پر نہیں بولنا چاہیے۔

مجالس مختلف طرح کی ہوتی ہیں اور ہر مجلس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جیسے کسی خوشی یا غمی کے موقع پر کسی مجلس میں شریک ہونا یا کسی دینی مجلس میں شرکت کرنا۔ بعض مجالس نیکی کی بجائے برائی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں، ایسی مجلسوں میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی مجالس میں شرکت کریں۔ آدابِ مجلس کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!

مجالس امانت ہوتی ہیں۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4869)

CS CamScanner

(3) وقت کی پابندی

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- وقت کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- نظامِ فطرت سے وقت کی پابندی کے اصول سیکھ سکیں۔
- اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اپنی جماعت اور دیگر زندگی کے معاملات میں نظام الاوقات پر عمل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

ہر کام کو اُس کے مقررہ وقت پر کرنا ''وقت کی پابندی'' کہلاتا ہے۔

کائنات کی ہر شے وقت کی پابند ہے۔ سورج اور چاند اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ اگر یہ وقت کی پابندی نہ کریں تو انسان کے لیے زمین پر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا جو طریقہ سکھایا ہے۔ اُس کے لیے وقت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ نماز وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سورۃ النساء، آیت: 103)

ترجمہ: بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔

اسی طرح فرض روزے صرف رمضان المبارک میں رکھے جاتے ہیں اور حج بھی صرف ذوالحجہ کے خاص دنوں میں فرض ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا (سنن نسائی، حدیث: 611)

ترجمہ: نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرنا۔

وقت کی حفاظت نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کی ایک خاص خوبی تھی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معمول مبارک تھا کہ اپنے وقت کو مفید کاموں میں صرف کرتے اور ہر کام وقت پر کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے دیگر کاموں کے لیے جو اوقات مقرر کر رکھے تھے، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ اُن کی پابندی فرماتے۔

CamScanner

اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائنات کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے۔ اسی طرح عبادت کے لیے وقت مقرر کیا ہے۔ لہذا اس کے بندوں کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں میں وقت کی پابندی کریں۔ وقت پر صبح اٹھ جائیں ۔ اور وقت پر سو جائیں۔ ایک طالب علم کے لیے وقت کی قدر و قیمت جاننا بے حد ضروری ہے۔ ہر طالب علم کے پاس ایک مخصوص وقت ہوتا ہے، جس میں اُس نے امتحان کی تیاری کر کے کامیابی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ جو طالب علم اس وقت کو فضول اور بے مقصد کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں ۔ اپنے وقت کا بہت سا حصہ موبائل پر گیم کھیلنے یا ویڈیو دیکھنے میں صرف کرتے ہیں، وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے سارا وقت کھیل کے میدان میں مصروف رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔ کھیلوں میں حصہ لینا صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہے مگر پڑھائی اور کھیل میں توازن ضروری ہے۔ بعض بچے دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ وقت ضائع نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اچھا طالب علم وہ ہے جو تمام کاموں کو وقت دیتا ہے۔ پڑھائی بھی کرتا ہے، ماں باپ کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بھی بٹاتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے۔ وقت پر سکول جاتا ہے۔ وقت پر رات کو سو جاتا ہے۔ اور صبح وقت پر اٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ اور سکول کے دیے ہوئے پروگرام کے مطابق امتحان کی تیاری کرتا ہے۔

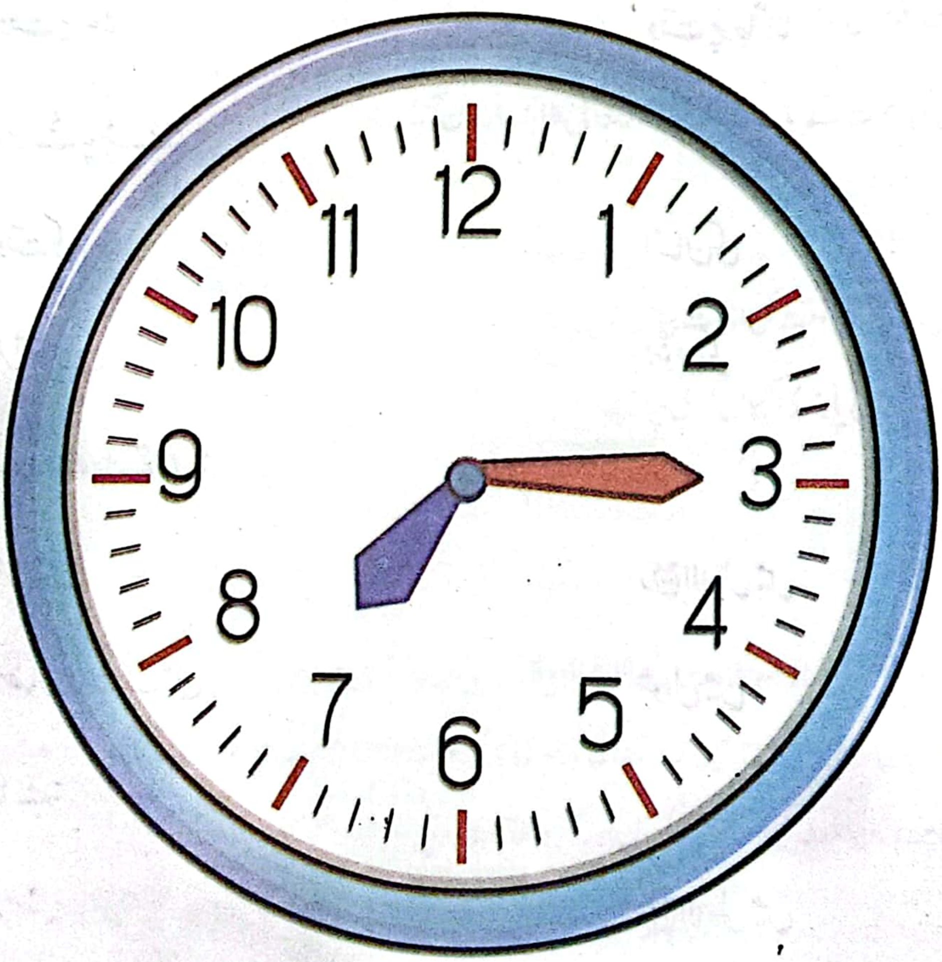

باب پنجم

حسن معاشرت و معاملات

(1) دیانت داری

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- دیانت داری کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- تمام معاملات میں دیانت داری کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔
- دیانت داری اور بد دیانتی میں فرق کر سکیں۔
- دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اصولوں پر عمل پیرا ہوسکیں۔
- سیرت طیبہ کی روشنی میں دیانت داری کی مثالیں جان سکیں۔

دیانت داری کا مطلب ہے کہ ہر کام ایمان داری اور نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے۔ امانت کی حفاظت کرنا، دیا گیا کام پوری ذمہ داری سے کرنا، کسی کے راز کی حفاظت کرنا، سب دیانت داری میں شامل ہیں۔ دیانت داری کا متضاد بد دیانتی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرتا ہو، کام چور ہو، دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہو، اُسے بد دیانت کہتے ہیں۔

دیانت داری کی اہمیت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی جو صفات بیان کی ہیں۔ اُن میں سے دیانت داری ایک اہم صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ (سورۃ المومنون، آیت: 8)

ترجمہ: اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ ہر کام کی ذمہ داری صرف اُسی شخص کو سونپی جائے جو اُس کام کو کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ نا اہل لوگوں کو ذمہ داری نہ سونپی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (سورۃ النساء، آیت: 58)

ترجمہ: اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔

CS CamScanner

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

سچا، امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (جامع الترمذی، حدیث: 1209)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد، حدیث: 5140)

ترجمہ: جس میں امانت داری نہیں اس میں کوئی ایمان نہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص دیانت داری کے بغیر حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔ مومن وہی ہے جو امانت کی حفاظت کرنے والا ہو۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی امانت اور دیانت کی وجہ ہی سے مکہ مکرمہ میں صادق اور امین کہلاتے تھے۔ لوگ بغیر کسی خوف کے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ وعدہ پورا فرماتے تھے۔ جو بات طے کرتے تھے اُس کو پورا کرتے تھے۔ ہر طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیانت و امانت کی شہرت تھی اور لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کاروبار میں اپنے ساتھ شریک کرنے کا خواہشمند ہوتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیانت و امانت کی شہرت سن کر ہی آپ کو کاروبار میں شریک کیا تھا۔

معاشرتی اور معاشی اثرات

- دیانت داری کی وجہ سے معاشرے پُر امن اور خوش حال ہوتے ہیں۔
- دیانت داری کی وجہ سے کاروبار میں برکت حاصل ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔
- دیانت داری سکون اور اطمینان کا باعث ہے۔
- دیانت دار تاجر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم ملے گا۔
- دیانت دار شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- دیانت داری کی وجہ سے لوگوں کے درمیان اعتماد قائم ہوتا ہے۔

عزیز طلبہ! ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر کام میں دیانت داری کو اپنائیں۔ دیانت داری پر عمل کر کے ہی پاکستان کو ترقی کی شاہراہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ دیانت داری کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن سکتے ہیں اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ دیانت داری کا مطلب ہے:

الف۔ ایمان داری　　ب۔ وفاداری

ج۔ رازداری　　د۔ خودداری

ب۔ کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ رواداری　　ب۔ ملنساری

ج۔ دیانت داری　　د۔ سرمایہ داری

ج۔ دیانت داری کا متضاد ہے:

الف۔ منافقت　　ب۔ بددیانتی

ج۔ کفر　　د۔ شرک

د۔ امانت میں خیانت کرنے والے کو کہتے ہیں:

الف۔ بددیانت　　ب۔ مشرک

ج۔ کذاب　　د۔ کافر

ہ۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے کاروبار میں شریک کیا:

الف۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے　　ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے　　د۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

CS CamScanner

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ دیانت داری سکون اور ________ کا باعث بنتی ہے۔

ب۔ دیانت دار شخص کی ________ قبول ہوتی ہے۔

ج۔ دیانت داری کی وجہ سے ________ میں اضافہ ہوتا ہے۔

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں صادق اور ________ کہلاتے تھے۔

ہ۔ مومن وہی ہے جو ________ کی حفاظت کرنے والا ہو۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ دیانت داری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ بد دیانت شخص کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید میں دیانت داری کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔

د۔ دیانت داری کے معاشرے پر دو اثرات لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ دیانت داری کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ دیانت داری کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسوۂ حسنہ بیان کریں۔

سرگرمیاں

- طلبہ ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جو وہ اپنی عملی زندگی اور کھیل کود وغیرہ میں دیانت داری سے سرانجام دیتے ہیں اور اس کے متعلق ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔

- طلبہ کو عملی زندگی میں دیانت داری پر عمل کی تلقین کریں۔
- طلبہ کو پڑھائی میں دیانت داری کا تصور سمجھائیں۔

(2) حقوق العباد (خدمت خلق)

حاصلات تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- خدمت خلق کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- خدمت خلق کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔
- دور حاضر کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے خدمت خلق کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں خدمت خلق کی مختلف صورتوں کے متعلق آگاہ ہوسکیں۔
- سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں خدمت خلق کے واقعات جان سکیں۔
- عملی زندگی میں خدمت خلق کی صفت کو اپنا سکیں۔

حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق۔ دین اسلام میں جس طرح اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچاننے اور ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی ایک صورت خدمت خلق ہے۔

> **مزید جانیے!**
> مخلوق کے حقوق میں سے سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔

خدمت خلق کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا۔ اسلام میں خدمت خلق کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى (سورۃ النحل، آیت: 90)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے۔

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ (شعب الایمان، حدیث: 7048)

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے پس اللہ کو اپنی ساری مخلوق میں سے زیادہ محبت اُس شخص سے ہے جو اُس کے عیال (بندوں) کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

جس طرح انسانوں سے حسن سلوک کرنے کی تاکید ہے اُسی طرح حیوانوں سے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ایک عورت کی صرف اس وجہ سے بخشش ہوگئی کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 3321)

CamScanner

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی خدمت خلق کا بہترین نمونہ تھی۔ ایک دفعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ میرا تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔ آپ پہلے وہ کر دیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکلے اور اس کا کام مکمل کر کے نماز ادا کی۔

ایک صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے دور ایک جنگ پر گئے ہوئے تھے۔ ان کے گھر میں جانوروں کا دودھ دوہنے کے لیے کوئی مرد نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر روز حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے جانوروں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی خدمت خلق کے کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کی مدد کریں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ اپنے جیب خرچ سے غریبوں اور یتیموں کی مدد کریں۔ بیوہ عورتوں کے گھروں کے چھوٹے موٹے کام کریں۔ سیلاب، زلزلے اور کسی حادثے کے موقع پر دوسروں کی مدد کریں۔ بھوکوں اور پیاسوں کا خیال رکھیں۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کا بھی خیال رکھیں۔ گرمیوں میں پرندوں کے لیے گھروں کی چھت پر پانی رکھیں۔ گھر کے کاموں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حقوق العباد کا مطلب ہے۔

الف۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق　　ب۔ بندوں کے حقوق

ج۔ حیوانوں کے حقوق　　د۔ خواتین کے حقوق

ب۔ حقوق العباد میں سے سب سے پہلا حق ہے:

الف۔ دوستوں کا　　ب۔ رشتہ داروں کا

ج۔ والدین کا　　د۔ مہمانوں کا

ج۔ حدیث مبارکہ کے مطابق کس کو پانی پلانے سے عورت کی بخشش ہوئی؟

الف۔ کتا　　ب۔ بلی

ج۔ بکری　　د۔ گائے

د۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیہاتی کی مدد کی۔

الف۔ نماز کے وقت　　ب۔ جہاد کے وقت

ج۔ سحری کے وقت　　د۔ افطاری کے وقت

ہ۔ گرمیوں میں پرندوں کے پینے کے لیے گھر کی چھت پر رکھنا چاہیے:

الف۔ روٹی　　ب۔ پانی

ج۔ پنیر　　د۔ چاول

CamScanner

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ اسلام میں ________ کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔

ب۔ جس طرح انسانوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید ہے اسی طرح ________ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ________ کا بہترین نمونہ تھی۔

د۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دودھ دوہنے کے لیے کوئی ________ نہ تھا۔

ہ۔ اپنے ________ سے غریبوں اور یتیموں کی مدد کریں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق العباد کا کیا مفہوم ہے؟

ب۔ ایک عورت کی کس وجہ سے بخشش کی گئی؟

ج۔ خدمت خلق کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن وسنت کی روشنی میں خدمتِ خلق کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے خدمت خلق کی مثالیں بیان کریں۔

سرگرمیاں

- سکول کی لائبریری سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب حاصل کریں اور ان کے خدمت خلق کے متعلق چند کام جان سکیں۔
- اپنے اساتذہ کے ساتھ مل کر کسی رفاہی ادارے کا دورہ کریں اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے خیالات سے آگاہی حاصل کریں۔

- طلبہ کو روز مرہ زندگی میں خدمت خلق کی مختلف صورتوں کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو پاکستان کے چند رفاہی اداروں کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔

(3) وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- وطن کے معنی اور مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔
- ہم وطنوں کے ساتھ ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر مثبت تعلقات رکھ سکیں۔
- اپنے آپ کو ملکی سلامتی اور ترقی کے لیے تیار کر سکیں۔
- اسلامی جمہوریہ پاکستان سے عملی طور پر محبت کر سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- اچھے شہری کی ملکی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کر سکیں۔

انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اس کا وطن کہتے ہیں۔ وطن سے محبت کا مطلب ہے کہ انسان اپنی جائے پیدائش اور اپنے وطن میں رہنے والے لوگوں سے محبت کرے۔ اپنے وطن کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وطن کو نقصان پہنچے۔

یاد رکھیں!

ہمارا پیارا وطن 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا تھا۔

جو لوگ پاکستان میں رہتے ہیں، ان کا وطن پاکستان ہے۔ وطن کی محبت ایک فطری عمل اور اعلیٰ انسانی قدر ہے۔ انسان تو انسان، حیوان بھی اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام حیوانات دن بھر چرنے، چگنے کے بعد رات کو واپس اپنے ٹھکانوں پر آجاتے ہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے مکانات پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی نظر پڑتی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مدینہ کی محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1802)

اسی طرح جب کفار نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3926)

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ یہ وطن ہمارے بزرگوں نے لاتعداد قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ یہاں پر ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی یہاں اپنے طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ کسی کے مسلک یا فرقے کی وجہ سے اُس سے نفرت نہ کریں اور نہ ہی قوم، برادری اور صوبے کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک کریں۔

مزید جانیے!

پاکستان رمضان المبارک میں شب قدر میں معرض وجود میں آیا تھا جو کہ نزول قرآن کی رات بھی ہے۔

اپنے وطن کی ترقی کے لیے طلبہ پر لازم ہے کہ وہ تعلیم کے حصول کے لیے خوب محنت کریں۔ اپنا ہر کام دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ سرانجام دیں۔ ہمیشہ اپنے ملک کے وفادار رہیں اور ضرورت پڑنے پر اپنے ملک کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔ ایک اچھا مسلمان اور اچھا شہری بننے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ہمیشہ قانون کی پابندی کریں۔ نظم وضبط کا مظاہرہ کریں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم وطن سے محبت کا پورا پورا حق ادا کریں۔ اس کی تعمیر وترقی میں حصہ لیں۔ آپس میں اتحاد واتفاق کے ساتھ رہیں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جو اختلاف اور نااتفاقی کا سبب بنے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تمام اہل وطن کا احترام کریں اور سب سے محبت کریں اور دنیا میں کہیں بھی جائیں تو ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بہترین نمائندگی کریں۔ اس طرح ہم اپنے وطن کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

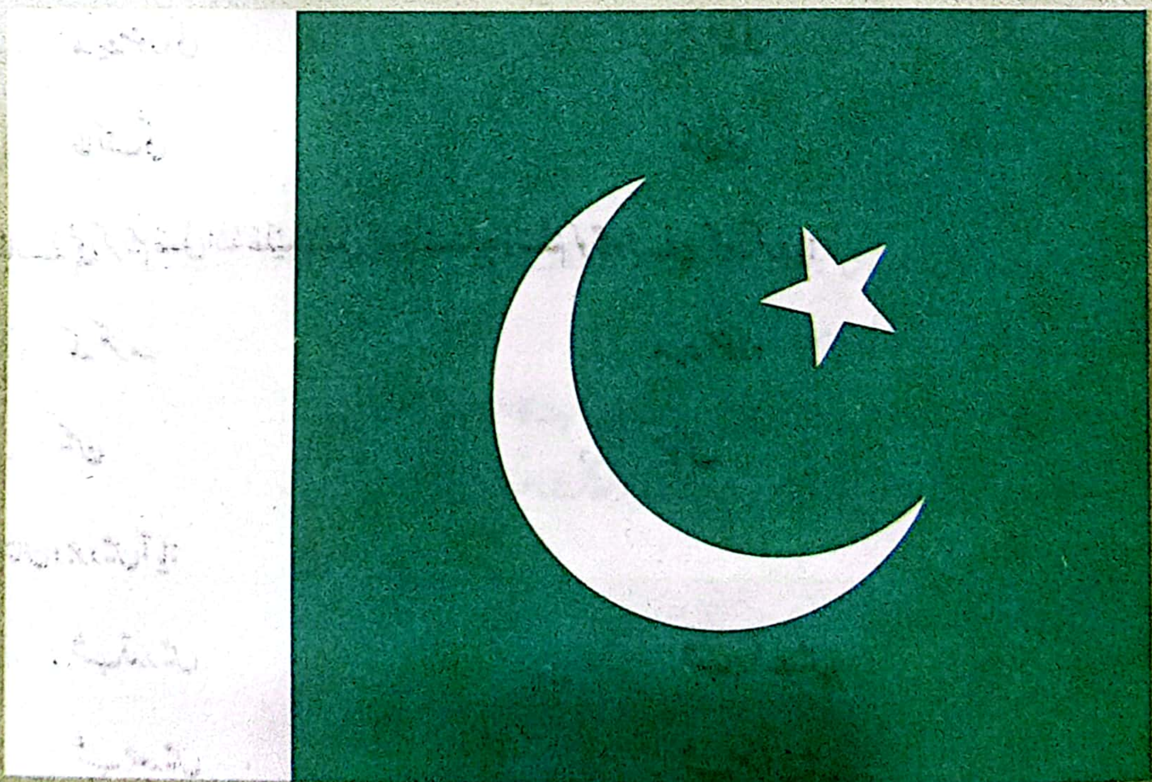

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ وطن میں رہنے والے لوگوں سے کرنی چاہیے:

الف۔ نفرت　　　ب۔ محبت

ج۔ خیانت　　　د۔ عداوت

ب۔ اعلیٰ انسانی قدر ہے:

الف۔ وطن سے محبت　　　ب۔ دولت سے محبت

ج۔ کھیل کود سے محبت　　　د۔ دنیا سے محبت

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے:

الف۔ مدینہ منورہ کی　　　ب۔ نجران کی

ج۔ طائف کی　　　د۔ یمن کی

د۔ کفار نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا:

الف۔ مکہ مکرمہ　　　ب۔ مدینہ منورہ

ج۔ یمن　　　د۔ تبوک

ہ۔ پاکستان وجود میں آیا:

الف۔ شب قدر میں　　　ب۔ شب برأت میں

ج۔ شب جمعہ میں　　　د۔ شب معراج میں

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ انسان تو انسان ________ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔

ب۔ مسلک یا ________ کی وجہ سے کسی سے نفرت نہ کریں۔

ج۔ کفار نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ________ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

د۔ اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا ________ ہے۔

ہ۔ آپس میں اتحاد و ________ کے ساتھ رہیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ وطن سے محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو کیا کرتے؟

ج۔ ہمیں اپنے وطن میں کیا کیا آزادیاں حاصل ہیں؟

د۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت کیا ارشاد فرمایا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ وطن سے محبت کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ بحیثیت طالب علم ہم اپنے وطن کی ترقی میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں

- ایک ذمہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے طلبہ اپنے اردگرد کے ماحول کا مشاہدہ کریں اور وطن کے سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کریں کہ کس طرح وطن کی خدمت کی جاسکتی ہے۔
- ان چیزوں اور اعمال کی نشان دہی کریں جن سے وطن کی محبت کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔
- ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات کی فہرست چارٹ پر لکھ کر جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اپنے وطن کے ساتھ محبت کے تقاضے اور ان کی اہمیت و ضرورت تفصیل سے سمجھائیں۔
- طلبہ کو سمجھائیں کہ یہ ملک ان تمام لوگوں کا ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی صوبے یا علاقے سے ہوں۔ ہمیں کسی سے زبان، نسل اور صوبہ کی بنیاد پر نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالاتِ زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمول حج اور عظیم قربانی کے متعلق جان لیں جو آج بھی شعائرِ اسلام میں سے ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے شہر ''اُر'' میں پیدا ہوئے۔ اُس دور میں ''اُر'' عراق کا دارالحکومت تھا۔ اُر کے لوگ بتوں کے ساتھ سورج، چاند اور ستاروں کی بھی پوجا کرتے تھے۔ اُس دور میں عراق پر ایک ظالم اور سرکش بادشاہ نمرود کی حکمرانی تھی۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع کرتے تھے۔ ایک دن لوگوں کی غیر موجودگی میں آپ علیہ السلام نے شہر کے ایک بت خانے میں داخل ہو کر بڑے بت کے علاوہ باقی تمام بت توڑ دیے اور ہتھوڑا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ لوگ اپنے بتوں کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے، ابراہیم کے سوا کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو بلایا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم ان بتوں سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ ان کو کس نے توڑا؟ سب نے سر جھکا دیے اور کہنے لگے، ابراہیم تم جانتے ہو، یہ بول نہیں سکتے۔ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے ایسی ہستیوں کو خدا بنا رکھا ہے جو تمہاری بات کا جواب بھی نہیں دے سکتیں۔

لوگ شکایت لے کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ بادشاہ کے حکم پر آپ علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آگ کو آپ علیہ السلام کے لیے ٹھنڈا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (سورۃ الانبیاء، آیت: 69)

ترجمہ: ہم نے حکم دیا، اے آگ! سرد ہو جا اور ابراہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا)۔

تب آپ علیہ السلام نے اپنا شہر چھوڑنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ علیہ السلام عراق سے ہجرت فرما کر فلسطین پہنچ گئے۔ فلسطین اور شام کے علاقے میں آپ علیہ السلام کی دعوت خوب پھیلی۔ آپ علیہ السلام توحید کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔ یوں آپ علیہ السلام نے دنیا کے ایک بڑے حصے میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کا پیغام پہنچایا۔

CamScanner

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر کے آخری حصے میں اولاد سے نوازا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔ جن کی والدہ کا نام ھاجرہ تھا۔ جب کہ دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام تھا اور ان کی والدہ کا نام سارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ان دونوں بیٹوں کے ذریعے سے بڑی برکت دی۔

> **مزید جانیے!**
> جدالانبیاء کا مطلب انبیاء کے دادا ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ کو عرب کے ایک ایسے علاقے میں آباد کیا جہاں پر نہ پانی تھا اور نہ کھانے پینے کی کوئی چیز ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ماں بیٹے کے لیے زم زم کا چشمہ جاری کیا اور کھانے پینے کا سامان بھی دیا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں بیٹے کو قربان کرنے کا حکم دیا۔ وہ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مینڈھے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام کو خانہ کعبہ تعمیر کرنے کا حکم ہوا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر تعمیر کیا۔ آج پوری دنیا سے لوگ اس گھر کا حج کرنے کے لیے خانہ کعبہ پہنچتے ہیں۔ قربانی کرتے ہیں۔ یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور شعائر اسلام میں سے ہے۔

> **مزید جانیے!**
> خلیل اللہ کا معنی اللہ کا دوست ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں بے شمار انبیاء کرام علیہم السلام گزرے ہیں۔ البتہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جدّ الانبیا کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا لقب دیا کیونکہ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی پیش کی۔
ہمیں آپ علیہ السلام کی سیرت سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

CS CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے:

الف۔ شام میں	ب۔ عراق میں
ج۔ فلسطین میں	د۔ عرب میں

ب۔ اُر کے لوگ پوجا کرتے تھے:

الف۔ پرندوں کی	ب۔ بتوں کی
ج۔ جانوروں کی	د۔ فرشتوں کی

ج۔ عراق پر حکمران تھا:

الف۔ نمرود	ب۔ فرعون
ج۔ ہامان	د۔ شدّاد

د۔ بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈال دیا:

الف۔ دریا میں	ب۔ اندھیرے میں
ج۔ آگ میں	د۔ سمندر میں

ہ۔ خلیل اللہ لقب ہے:

الف۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کا	ب۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا
ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا	د۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

CamScanner

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو بتوں کی ______ سے منع کرتے تھے۔

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ______ کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضرت ______ کے لیے زم زم کا چشمہ جاری کر دیا۔

د۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ______ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نمرود کون تھا؟

ب۔ اُر کے لوگوں کا کیا عقیدہ تھا؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق کے لوگوں کا کیا رویہ تھا؟

د۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ آبِ زم زم کا واقعہ تحریر کریں۔

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ لکھیں۔

سرگرمیاں

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں تین منٹ کی تقریر تیار کریں اور جماعت کے سامنے پیش کریں۔
- اپنے والدین اور اساتذہ کی مدد سے قرآن مجید میں سے مکالمہ تلاش کریں جو نمرود کے دربار میں ہوا تھا۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو جدالانبیا کو مفہوم سمجھائیں۔

(2) حضرت موسیٰ علیہ السلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف جان سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات و واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرعون کی نافرمانی اور عبرت ناک انجام کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے تقریباً دو ہزار سال پہلے مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں سے تھے۔ آپ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت مصر میں فرعون کی حکومت تھی۔ فرعون ایک ظالم اور متکبّر شخص تھا۔ اور خدا ہونے کا دعویدار تھا۔ اُس نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔ اور اُن پر بے حد ظلم کرتا تھا۔ اسے کسی نجومی نے بتایا کہ ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تمہاری بادشاہت کو ختم کر دے گا اس لیے وہ بنی اسرائیل کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکوں کو مروا دیتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ (سورۃ البقرہ، آیت: 49)

ترجمہ: تمہارے بیٹوں کو توقتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔

انہی حالات میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طریقے سے اُن کو فرعون کے کارندوں سے بچا لیا۔ ان کی والدہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔ یہ صندوق دریا میں بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب پہنچ گیا۔ فرعون کی ملکہ نے صندوق دیکھ کر اُسے دریا سے نکالنے کا حکم دیا۔ جب صندوق کو لایا گیا تو اُس میں ایک انتہائی خوب صورت بچہ تھا۔ بچے کو دیکھتے ہی ملکہ کے دل میں اُس کے لیے محبت پیدا ہو گئی۔ ملکہ نے بچے کو اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جوانی فرعون کے محل میں گزاری۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام مصر سے دور مَدیَن تشریف لے گئے۔ وہاں دس سال گزارنے کے بعد آپ علیہ السلام واپس آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور پر آپ علیہ السلام کو نبوّت عطا کی۔ اور حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلاؤ۔ آپ علیہ السلام فرعون کے پاس پہنچے اور اُسے معجزے دکھائے۔ لیکن وہ

یاد رکھیے!

فرعون کی بیوی کا نام حضرت آسیہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں تھیں۔

نہ مانا اور اُس نے آپ علیہ السلام کی اور زیادہ مخالفت شروع کردی۔ ایک لمبے عرصہ کی جدوجہد کے بعد آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

مزید جانیے!

معجزہ کا مطلب ہے خلافِ عادت کسی کام کا ظاہر ہونا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جو معجزات دکھائے ان میں سے دو یہ ہیں: ید بیضا اور عصاء

راستے میں سمندر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر میں لاٹھی ماری اور سمندر میں راستہ بن گیا۔ فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ اُن کے پیچھے تھا۔ جب اُس نے اپنا گھوڑا سمندر میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی آپس میں مل گیا۔ اور فرعون پانی میں غرق ہوگیا اور بنی اسرائیل کو ان کی غلامی سے نجات مل گئی۔

بنی اسرائیل سمندر پار کر کے صحرائے سینا میں چلے گئے۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کے لیے کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ گرمی سے محفوظ رکھنے کے لیے ان پر بادل سایہ کیے رہتے تھے۔ کھانے کے لیے من و سلویٰ اتارا اور پینے کے لیے پانی کے بارہ (12) چشمے جاری کر دیے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات تھے۔

مزید جانیے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مشکلات اور مصائب کا مقابلہ ہمت اور جرأت سے کرنا چاہیے۔ جب بندہ مشکلات میں استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرماتا ہے۔

صحرائے سینا، مصر

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے:

الف۔ شام میں　　ب۔ عراق میں

ج۔ فلسطین میں　　د۔ مصر میں

ب۔ خدا ہونے کا دعویدار تھا:

الف۔ سامری　　ب۔ ہامان

ج۔ قارون　　د۔ فرعون

ج۔ صندوق دیکھ کر دریا سے نکالنے کا حکم دیا:

الف۔ فرعون کی ملکہ نے　　ب۔ فرعون کی والدہ نے

ج۔ فرعون کی بہن نے　　د۔ فرعون کی باندی نے

د۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا کی:

الف۔ کوہ صفا پر　　ب۔ کوہ طور پر

ج۔ کوہ حرا پر　　د۔ کوہ مروہ پر

ہ۔ بنی اسرائیل سمندر پار کر کے چلے گئے:

الف۔ صحرائے سینا میں　　ب۔ صحرائے چولستان میں

ج۔ صحرائے عرب میں　　د۔ صحرائے تھل میں

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ____________ کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

ب۔ فرعون ایک ظالم اور ____________ شخص تھا۔

ج۔ صندوق میں ایک انتہائی خوب صورت ____________ تھا۔

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ____________ فرعون کے محلات میں گزری۔

ہ۔ مدین میں موسیٰ علیہ السلام نے ____________ سال گزارے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں مروا دیتا تھا؟

ب۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کر کے کیا حکم دیا؟

ج۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا انجام ہوا؟

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا کیں؟

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔

سرگرمیاں

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں اساتذہ کرام کی مدد سے مزید معلومات حاصل کریں۔
- کمرہ جماعت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں ایک ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

- طلبہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو من وسلویٰ کے بارے میں بتائیں۔

CamScanner

(3) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطور خلیفہ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفۂ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ایک رشتہ دار نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصّے کی حالت میں بہن کے گھر پہنچے۔ اور اُن سے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم دونوں اسلام قبول کر چکے ہو۔ یہ کہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ جب بہن خاوند کو بچانے کے لیے آگے بڑھی تو وہ زخمی ہو گئیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے کہا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان بھی لے لیں گے تب بھی ہم اسلام کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہن کی استقامت دیکھ کر نرم پڑ گئے اور کہنے لگے: مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ بہن نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غسل کریں تبھی ممکن ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب کو پڑھ سکیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھیں تو اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت قوت حاصل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ اب مسلمان آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لیے پہنچے۔

CamScanner

پورا مکہ مکرمہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔اس دن نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب عطا کیا۔ فاروق کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ تاریخ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بہترین حکمرانوں میں ہوتا ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں عدل وانصاف اور خدمت خلق کی اعلیٰ روایات قائم کیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کی خیر گیری کے لیے راتوں کو گلیوں میں چکر لگاتے تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برائی کا خاتمہ کرنے اور امن کے قیام کے لیے پولیس کا شعبہ قائم کیا۔اور بروقت انصاف فراہم کرنے کے لیے عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاشرے کے کمزوروں اور بچوں کی کفالت کے لیے وظیفے مقرر کیے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول مشہور ہے:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوک سے مرجائے تو قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔(تاریخ طبری)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

''جس راستے سے عمر گزرتا ہے شیطان اُس راستے کو چھوڑ دیتا ہے۔''(صحیح بخاری، حدیث:6085)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 22 لاکھ مربع میل پر حکومت کی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امن وامان قائم تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساڑھے دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ایک غیر مسلم غلام ابولولو فیروز نے آپ پر حملہ کر دیا۔اس حملے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہوگئے اور اسی زخم کی وجہ سے تیئس (23) ہجری کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی دنیا کے تمام حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔آج بھی اگر اُن کے طریقے کے مطابق حکومت کی جائے تو وہ ساری برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو ان کے دور میں ہوئیں۔

مزید جانیے!

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا،
میں نے تین امور میں اپنے رب سے موافقت (مطابقت) کی
مقام ابراہیم، پردے اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔
(صحیح مسلم، حدیث:2399)

مشق

ا۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا۔

الف۔ حارث　　ب۔ خطاب

ج۔ زید　　د۔ عفان

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے ایک خاندان سے تھا۔

الف۔ بنوامیہ　　ب۔ بنوعدی

ج۔ بنومخزوم　　د۔ بنوہاشم

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راستے میں ملاقات ہوئی۔

الف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　　ب۔ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ج۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے　　د۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

د۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔

الف۔ 20 ہجری کو　　ب۔ 21 ہجری کو

ج۔ 22 ہجری کو　　د۔ 23 ہجری کو

ہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کا نام تھا:

الف۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　ب۔ حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ج۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　د۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

CamScanner

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ________ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔

ب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی ________ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے ________ خلیفہ راشد ہیں۔

د۔ نماز کے دوران ایک غیر مسلم غلام ________ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا۔

ہ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ________ لاکھ مربع میل پر حکومت کی۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟

ب۔ فاروق کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت کی مدت کیا ہے؟

د۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی دو خدمات لکھیں۔

ہ۔ سیرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ لکھیں۔

ب۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرزِ حکمرانی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سرگرمیاں

- طلبہ کے درمیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ کا انعقاد کروائیں۔
- اساتذہ کی مدد سے دنیا کے نقشے پر ان علاقوں کی نشان دہی کریں جنھیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کیا۔

برائے اساتذہ کرام

- کسی بھی مستند تاریخی کتاب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں مزید واقعات بتائیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جو فتوحات ہوئیں اُن کے اہم واقعات بچوں کو سنائیں۔

CamScanner

(4) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اجمالی طور پر بیان کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق وعادات اور سخاوت کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- اپنی زندگیوں میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

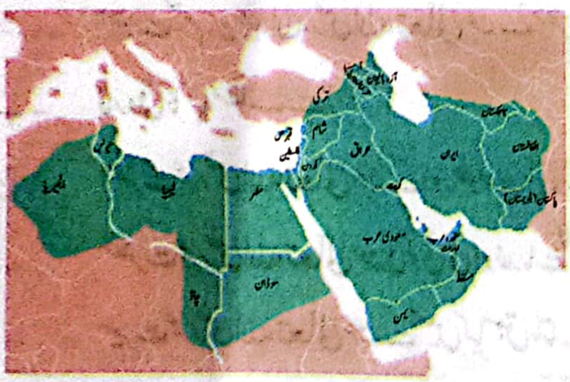

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عفان تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کے بہت بڑے تاجر تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے دولت مند لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عمر میں تقریباً چھ سال چھوٹے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ابتدائی اسلام قبول کرنے والے افراد میں ہوتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا۔ جب حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دے دی۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذوالنورین" کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں دو نوروں والا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دو خوبیاں بہت ہی نمایاں تھیں۔ ایک خوبی شرم و حیا تھی۔

CamScanner

جس کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ:

فرشتے بھی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، حدیث: 2609)

دوسری خوبی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں کثرت سے خرچ کیا۔

مزید جانیے!

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خریدے ہوئے کنویں کا نام بئر رومہ ہے۔ یہ کنواں آج تک موجود ہے۔

خدمات

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی حدود بہت وسیع ہو چکی تھیں اور زمین کے بڑے حصے پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام اور مسلمانوں کے لیے بے شمار خدمات ہیں۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی سے میٹھے پانی کا ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک ہزار اونٹ، ایک سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کی ایک قرأت پر جمع کیا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کی توسیع بھی کی۔ حضرت عثمان کے دور حکومت میں مسلمان پہلی بار ایک زبردست بحری طاقت بن کر دنیا کے سامنے آئے۔ اسی دور میں مصر میں بحری جہاز بنانے کا پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں اسکندریہ، افریقہ، آرمینیہ، قبرص اور ایران کے علاقوں میں بہت ساری فتوحات ہوئیں۔

شہادت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ بعد میں کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت کر دی اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پینتیس (35) ہجری میں اس وقت شہید کر دیا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ شہادت کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیاسی (82) سال تھی۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

CamScanner

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا:

الف۔ خطاب ب۔ عفان

ج۔ عوف د۔ طالب

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے چھوٹے تھے:

الف۔ تقریباً چھے سال ب۔ تقریباً سات سال

ج۔ تقریباً آٹھ سال د۔ تقریباً نو سال

ج۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

الف۔ فاروق ب۔ صدیق

ج۔ ذوالنورین د۔ حیدر

د۔ بئر روما کا مالک تھا:

الف۔ عیسائی ب۔ مسلمان

ج۔ ہندو د۔ یہودی

ہ۔ شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تھی:

الف۔ 80 سال ب۔ 81 سال

ج۔ 82 سال د۔ 83 سال

CamScanner

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان ________ سے تھا۔

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے ________ لوگوں میں ہوتا تھا۔

ج۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمایاں خوبیاں ________ تھی۔

د۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ________ سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی تین خوبیاں لکھیں۔

ج۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ نے کیا خدمت سرانجام دی۔

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں بیان کریں۔

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں

- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت سخاوت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کس طرح ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کریں گے؟
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

- طلبہ کو ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کرنے کے مختلف طریقے بتائیں۔
- طلبہ کو آپ کی فتوحات کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) صفائی کی ضرورت واہمیت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- صفائی کی ضرورت واہمیت کو جان سکیں۔
- اپنے ماحول کی صفائی کے مسائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنے میں بطور مسلمان اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد و اثرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔

زمین پر بسنے والی مخلوقات میں انسان، سب سے افضل مخلوق ہے۔ اسے عقل، شعور اور علم سے نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہتر زندگی گزارنے کی تعلیم دینے کے لیے نبی اور رسول بھیجے۔ صفائی اور طہارت نبیوں اور رسولوں کی تعلیم میں سب سے اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی امت کو صفائی اور طہارت کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے صفائی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ!

مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور رب کو راضی کرتی ہے۔ (سنن النسائی، حدیث: 212)

إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ (سورۃ البقرہ، آیت: 222)

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اسی طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ (صحیح مسلم، حدیث: 534)

ترجمہ: صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

ہمارے رسول پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صفائی اور پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خود بھی پاک صاف رہتے اور دوسروں کو بھی صفائی اور طہارت کی تاکید فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو گندے کپڑے پہنے دیکھ کر فرمایا کہ اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے دھولیا کرے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد میں تھوکنے اور بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔ رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ راستوں کی صفائی کا بھی خیال رکھتے تھے۔ راستے میں تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے راستوں میں گندگی پھیلانے سے منع فرمایا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

تین باتوں سے بچو کہ جس کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت بھیجیں۔ لوگوں کے آنے جانے کی جگہوں پر، سائے دار درختوں کے نیچے اور عام راستوں پر قضائے حاجت کرنے سے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث:328)

نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ کو پاک اور صاف رکھنا ہے۔ ہفتے میں ایک بار ناخن ضرور کاٹیں۔ دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اپنا معمول بنالیں۔ کانوں کی صفائی بھی کریں۔ باقاعدگی سے نہانا صحت کے لیے بے حد مفید ہے۔ اپنی ذاتی چیزیں مثلاً جرابیں، جوتے، سکول بیگ اور قلم وغیرہ بھی صاف ستھرے رکھے جائیں۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ گھروں کے باہر اور راستوں میں گندگی اور کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں۔ جگہ جگہ نہ تھوکیں۔ سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ یہ سارے کام ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہیں۔

صفائی اور پاکیزگی کا انسانی صحت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے کہ صفائی اور طہارت کو عادت کا حصہ بنایا جائے۔ گندگی سے بچا جائے۔ اپنے گھر، سکول، کمرہ جماعت اور ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے۔

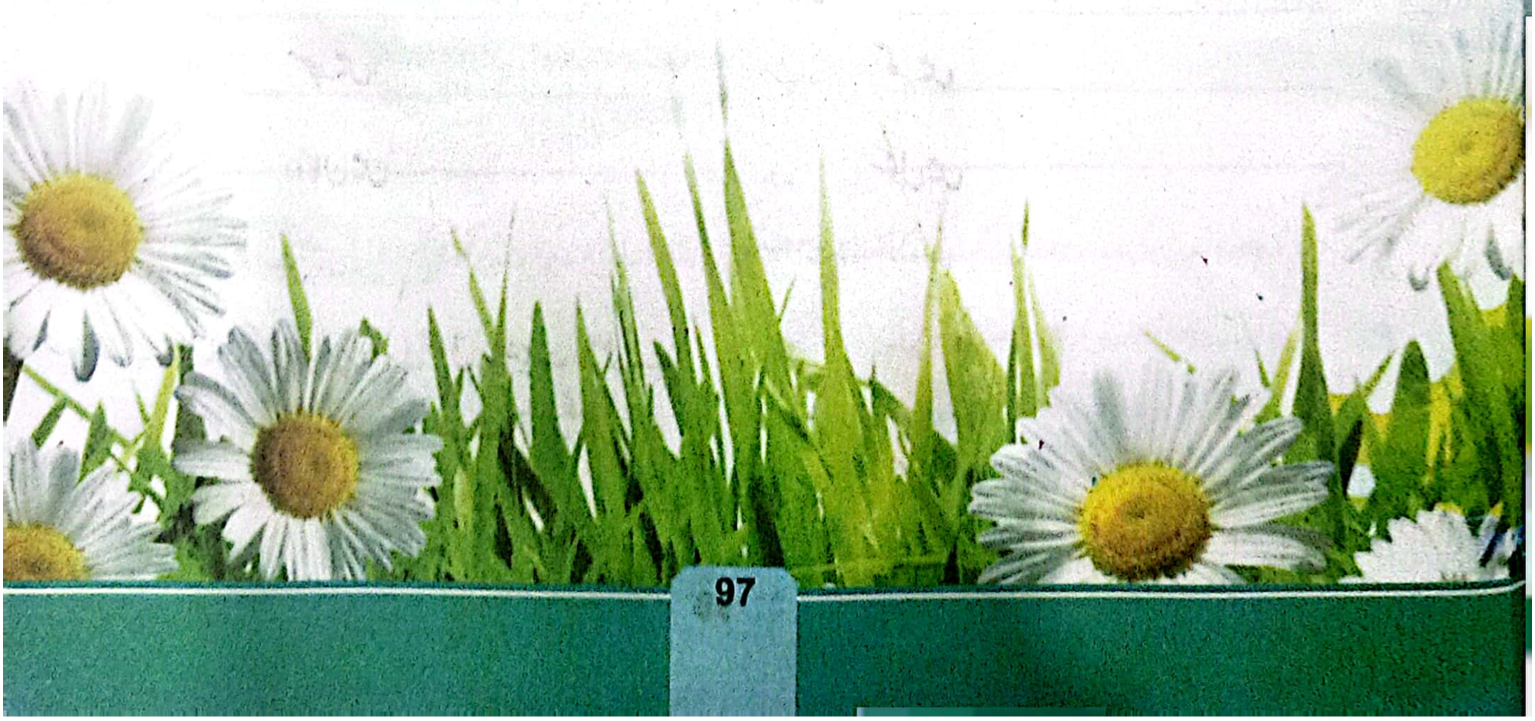

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زمین پر بسنے والی مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق ہے۔

الف۔ انسان ب۔ فرشتہ

ج۔ جن د۔ حیوان

ب۔ حدیث مبارکہ کی رو سے صفائی حصہ ہے:

الف۔ روزے کا ب۔ جہاد کا

ج۔ ایمان کا د۔ زکوٰۃ

ج۔ پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا چاہیے۔

الف۔ کھانا کھانے سے ب۔ پانی پینے سے

ج۔ نہانے سے د۔ سونے سے

د۔ ناخن ایک بار ضرور کاٹنے چاہیے

الف۔ دن میں ب۔ ہفتہ میں

ج۔ مہینہ میں د۔ سال میں

ہ۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع فرمایا:

الف۔ مسجد میں ب۔ گھر میں

ج۔ دوکان میں د۔ سکول میں

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ انسان کو کس بنیاد پر دوسری مخلوق پر فضیلت حاصل ہے؟

ب۔ صفائی کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ صحت مند رہنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں صفائی کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

سرگرمیاں

- کیا آپ درج موقعوں پر صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
واش روم جانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
ناک صاف کرنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
کھانسی/ یا چھینک کے دوران ہاتھ منہ پر رکھتے ہیں۔	ہاں	نہیں
پالتوں جانوروں کی دیکھ بھال کے بعد ہاتھ اور منہ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں
کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے اور پھینکنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔	ہاں	نہیں

- اپنے آپ اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے آپ کیا کرتے ہیں۔نکات کی صورت میں دی گئی جگہ میں لکھیں۔

اپنے آپ کو صاف رکھنے کے لیے	ماحول کو صاف رکھنے کے لیے
1۔ ______	1۔ ______
2۔ ______	2۔ ______
3۔ ______	3۔ ______

- اساتذہ اور والدین کی مدد سے صفائی نہ کرنے کے نقصانات معلوم کریں۔اور اسے ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- اپنے کمرے کا جائزہ لے کر اس کی صفائی کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

سکول میں ہفتہ وار صفائی مہم کا اہتمام کریں اور روزانہ کی بنیاد پر اپنے کمرہ جماعت کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔
گندگی کے ڈھیر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ طلبہ میں اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب پیدا ہو۔

CamScanner

(2) پانی کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- عصرِ حاضر میں پانی کے مسائل کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

فرمانِ الٰہی

وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ (سورۃ المرسلٰت، آیت 27)

ترجمہ: اور ہم نے تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ ہر جان دار شے اس کی محتاج ہے۔ پانی کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ روزمرہ کے بے شمار کاموں کے لیے پانی کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے پینے کے لیے، کھانا بنانے کے لیے، غسل کے لیے، کپڑے دھونے کے لیے وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نعمت کے خالق ہم ہیں۔ تمھارے بس کی بات نہیں تھی کہ تم پانی کا اتنا وسیع انتظام کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں اور ہم ہی تم کو اس کا پانی پلاتے ہیں، اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے۔ (سورۃ الحجر، آیت: 22)

یہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے پانی کو پینے کے قابل بنایا۔ اگر پانی کڑوا ہوتا یا نمکین ہوتا تو اس کا پینا ممکن نہیں تھا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کرے کم ہے۔ اس لیے ہمیں پانی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف، آیت: 31)

ترجمہ: اور بے جا نہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں زندگی بسر کرنے کا جو ادب سکھایا ہے۔ اُس کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہیے مگر ان کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وضو اور غسل کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اے سعد! اسراف نہ کرو، سعد نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا وضو میں بھی اسراف ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔ (مسند احمد، حدیث: 609)

موجودہ دور میں دنیا کو پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ دنیا کی ساری آبادی کو پینے کے لیے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ پاکستان جیسے زرعی ملک کو بھی پانی کی شدید کمی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس لیے پانی کو ضائع کرنا اور غیر ضروری استعمال کرنا ایک برا فعل ہے۔ اسی طرح دوسرا مسئلہ جس کا ہمیں سامنا ہے وہ پانی کی آلودگی ہے۔ ہمیں گندی چیزیں پانی میں نہیں پھینکنی چاہیے۔ نکاسی کے ناقص نظام اور دریاؤں میں شہروں کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے بیشتر جگہوں کا پانی آلودہ ہو چکا ہے۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے بے شمار بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہدایات کے مطابق پانی کو آلودہ اور ضائع ہونے سے بچائیں۔

آیئے! ہم سب مل کر عہد کریں کہ:

- پانی کو ضائع نہیں کریں گے۔
- صرف ضرورت کے تحت پانی استعمال کریں گے۔
- پانی کو صاف رکھنے کا اہتمام بھی کریں گے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ پانی کی نعمت کا خالق ہے۔

الف۔ انسان　　ب۔ اللہ تعالیٰ

ج۔ سائنس دان　　د۔ انجینئر

ب۔ ہر جاندار کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے:

الف۔ پانی　　ب۔ گاڑی

ج۔ سایہ　　د۔ گھر

ج۔ موجودہ دور میں دنیا کو کمی کا سامنا ہے:

الف۔ گرمی کی　　ب۔ ہوا کی

ج۔ پانی کی　　د۔ سردی کی

د۔ پانی کی آلودگی سے پیدا ہو رہی ہیں:

الف۔ رکاوٹیں　　ب۔ مشکلات

ج۔ بیماریاں　　د۔ مسائل

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ کی ________ کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

ب۔ روزمرہ کی زندگی میں پانی کی ضرورت بہت ________ ہوتی ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے مگر ان کو ________ نہیں کرنا چاہیے۔

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ وضو اور ________ کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔

ہ۔ پانی کا غیر ضروری استعمال کرنا ایک ________ فعل ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ پانی کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

ب۔ انسان کو پانی کی نعمت پر کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟

ج۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا نصیحت کی؟

د۔ پانی کے ضیاع سے بچنے کے لیے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ہدایات دی؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ موجودہ دور میں دنیا کو پانی کے حوالے سے کن مسائل کا سامنا ہے؟

ب۔ پانی استعمال کرنے کے آداب بیان کریں۔

سرگرمیاں

- درج ذیل صورتوں میں پانی ضائع ہوسکتا ہے۔ آپ ان صورتوں میں پانی زیادہ استعمال کرتے ہیں یا کم، کسی ایک پر (✓) نشان لگائیں۔

وضو کرتے ہوئے	زیادہ	کم
غسل کرتے ہوئے	زیادہ	کم
کپڑے دھوتے ہوئے	زیادہ	کم
گاڑی، موٹر سائیکل یا سائیکل دھوتے ہوئے	زیادہ	کم
گھر کی صفائی کرتے ہوئے	زیادہ	کم

- اساتذہ اور والدین کی مدد سے پانی اور دیگر توانائی کے وسائل کو بچانے کے طریقوں کی ایک فہرست بنا کر جماعت میں آویزاں کریں۔
- اپنے ملک پاکستان میں "پانی بچاؤ مہم" کا حصہ بنیں۔

- پانی کی حفاظت کے متعلق طلبہ کو کوئی دستاویزی فلم دکھائیں۔
- طلبہ کو پانی کے ضیاع کی مختلف صورتیں بتائیں اور کس طرح ان صورتوں میں پانی بچایا جا سکتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں۔

فرہنگ

باب دوم: ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

الف۔ فرشتوں پر ایمان

الفاظ	معانی
نور	روشنی
انجام دینا	پورا کرنا
مخلوق	اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں
صور پھونکنا	ایک خاص قسم کا بگل بجانا
معزز	عزت والے
روزی	رزق/حصّہ

ب۔ آسمانی کتابیں

الفاظ	معانی
رہنمائی	راستہ دکھانا
برحق	سچا
تصدیق کرنا	سچا ثابت کرنا
ختم نبوت	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننا
نجات	چھٹکارا

ب: عبادات

الف۔ روزہ

الفاظ	معانی
ترک کرنا	چھوڑ دینا
آفتاب	سورج
رکن	ستون
قرب	نزدیکی
آخری عشرہ	آخری دس دن

ب۔ حقوق اللہ

الفاظ	معانی
لازم	ضروری
اناج	غلہ
احسانات	احسان کی جمع، بھلائیاں
تقاضا	مطالبہ، دعویٰ
شریک	ساتھی، حصہ دار

ج۔ تلاوت قرآن مجید

الفاظ	معانی
سفارش	سہارا
آداب	ادب کی جمع

الفاظ	معانی
تلاوت کرنا	قرآن مجید پڑھنا
تعوذ	أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
تسمیہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تلفظ	الفاظ کا درست طریقے سے ادا کرنا
رضا	خوشی

باب سوم: سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

الف۔ نزول وحی کا واقعہ

الفاظ	معانی
غار حرا	ایک غار کا نام
پروردگار	پالنے والا، مراد اللہ تعالیٰ
آیات	آیت کی جمع، نشانیاں
لرزہ	خوف سے کانپنا
چچازاد	چچا کا بیٹا/بیٹی
نزول	نازل ہونا

ب۔ دعوت وتبلیغ

الفاظ	معانی
خفیہ	چھپ کر
عرصہ	وقت
عزیز واقارب	رشتہ دار
ایڑی چوٹی کا زور لگانا	پوری کوشش کرنا
مخالفت	دشمنی

ج۔ ہجرت حبشہ (اولیٰ وثانیہ)

الفاظ	معانی
عادل	انصاف کرنے والا
قافلہ	مسافروں کا گروہ
امیر	قائد، سردار
وفد	ایلچی، سفیر
مردار	مردہ چیز
صلہ رحمی کرنا	رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا
جاہل	ان پڑھ
چراغ	دیا، بتی

د۔ شعب ابی طالب

الفاظ	معانی
انتہائی	بہت زیادہ
قدم اٹھانا	کام شروع کرنا
ظالمانہ	ظلم سے بھرا ہوا
معاہدہ	باہمی عہد وپیمان
تحریر	لکھی ہوئی چیز
لبیک	میں حاضر ہوں
مشرکین	مشرک کی جمع شرک کرنے والے
محاصرہ	گھیراؤ
دیمک	چیونٹی کے برابر ایک قسم کا کیڑا

CamScanner

ج۔ عام الحزن

الفاظ	معانی
سہنا	برداشت کرنا
پرورش	پالنا
رخصت ہونا	فوت ہوجانا
بے حد	بہت زیادہ
حمایت	طرف دار، مدد
محروم	روکا گیا
رفاقت	ساتھ
غمگساری	ہمدردی کرنا

د۔ سفرِ طائف

الفاظ	معانی
بعثت	رسالت کا زمانہ
شریر	شرارتی
پیسنا	ریزہ ریزہ کرنا
اسوہ	نمونہ
پناہ لینا	حفاظت میں آنا
باشندہ	کسی ملک یا شہر کا رہنے والا
بدسلوکی	بُرا برتاؤ

باب چہارم: اخلاق و آداب

الف۔ سادگی

الفاظ	معانی
نمونہ	مثال
زیب تن	پہننا
عار	شرم
میسر	موجود
طرز عمل	سلوک، رویہ
قناعت	جو ملے اسی پر راضی ہونا

ب۔ آداب مجلس

الفاظ	معانی
راحت	آرام
ضابطہ	اصول، قانون
شعبہ	حصہ
کشادگی	کھلا ہونے کا عمل
مجالس	مجلس کی جمع محفل
اجتناب	بچنا

ج۔ وقت کی پابندی

الفاظ	معانی
سرانجام دینا	پورا کرنا
طلوع	روشن ہونا، نکلنا
غروب	ڈوبنا

CamScanner

الفاظ	معانی
قدر و قیمت	اہمیت
صرف	استعمال
توازن	برابری
ضائع کرنا	برباد کرنا

باب پنجم: حسن معاشرت و معاملات

الف۔ دیانت داری

الفاظ	معانی
راز	چھپی ہوئی بات
سونپی	حوالے
صادق	سچ بولنے والا
امین	امانت دار
شہرت	مشہور، دھوم
شاہراہ	راستہ

ب۔ حقوق العباد

الفاظ	معانی
خدمت خلق	مخلوق کی خدمت کرنا
تلقین	تعلیم
کنبہ	خاندان
بخشش	معافی
بیوہ	وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو

ج۔ وطن سے محبت

الفاظ	معانی
فطری	قدرتی
ٹھکانا	گھر
وطن	جائے پیدائش
سکونت	رہائش
لاتعداد	بہت زیادہ
امتیازی	برتری
وفادار	وفا کرنے والا

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

الفاظ	معانی
پوجا	عبادت
سرکش	نافرمان
بت خانہ	عبادت گاہ جہاں پر بت ہوتے ہیں
ہجرت	وطن کو چھوڑ دینا
شعائر	نشانی
نسل	قوم

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

الفاظ	معانی
آمد	آنا
متکبر	تکبر کرنے والا، مغرور
دعویدار	دعویٰ کرنے والا

CamScanner

الفاظ	معانی
نجومی	ستاروں کا علم جاننے والا
بنی اسرائیل	حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد
کارندے	کام کرنے والے، ملازم
کوہ	پہاڑ
معجزے	معجزہ کی جمع، عقل میں نہ آنے والی باتیں
جدوجہد	کوشش
غرق	ڈوب جانا

ج۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
راشد	ہدایت پانے والا
استقامت	ثابت قدمی
بے ساختہ	بغیر ارادہ کے
قیادت	سربراہی
رعایا	عوام
نعرہ تکبیر	اللہ اکبر کہنا
قاضی	شرعی فیصلہ کرنے والا جج
مشعل راہ	راستہ دکھانے والی روشنی
فائز	کامیاب

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
تاجر	کاروباری شخص
صاحبزادی	بیٹی

الفاظ	معانی
غنی	مال دار
وقف کرنا	اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا
جامع	جمع کرنے والا
وسیع	دور تک پھیلا ہوا
بحری	سمندری
بغاوت	نافرمانی

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

الف۔ صفائی کی ضرورت واہمیت

الفاظ	معانی
افضل	سب سے زیادہ فضیلت والا
نوازا	عطا کیا
طہارت	پاکیزگی
جمال	خوب صورتی
مسواک	دانت صاف کرنے کی ریشہ دار پتلی لکڑی

ب۔ پانی کی اہمیت

الفاظ	معانی
عظیم	عظمت والا
قائم	برقرار
ضائع	برباد
اسراف	فضول خرچی
آلودگی	گندگی
ناقص	ناکارہ

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق اور قومی نظر ثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں۔ منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ لیٹر نمبر: SO (Acad:) 2-12021/2289-93 مورخہ 4 اکتوبر 2021ء این او سی نمبر CB/89-287 مورخہ 17/12/2021 دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ۔ یہ درسی کتاب بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ نے سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس کے لئے طبع کی ہے۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔
- بدعنوانی اور رشوت ستانی ضمیر کی موت ہے۔
- بدعنوانی ملکی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔
- بدعنوانی اخلاقی دیوالیہ پن کو جنم دیتی ہے۔
- بدعنوانی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سر زمین کا نظام قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

کوڈ نمبر ISL IV=497/SNC.2020.(2022)

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2025	اول	144000	مفت تقسیم